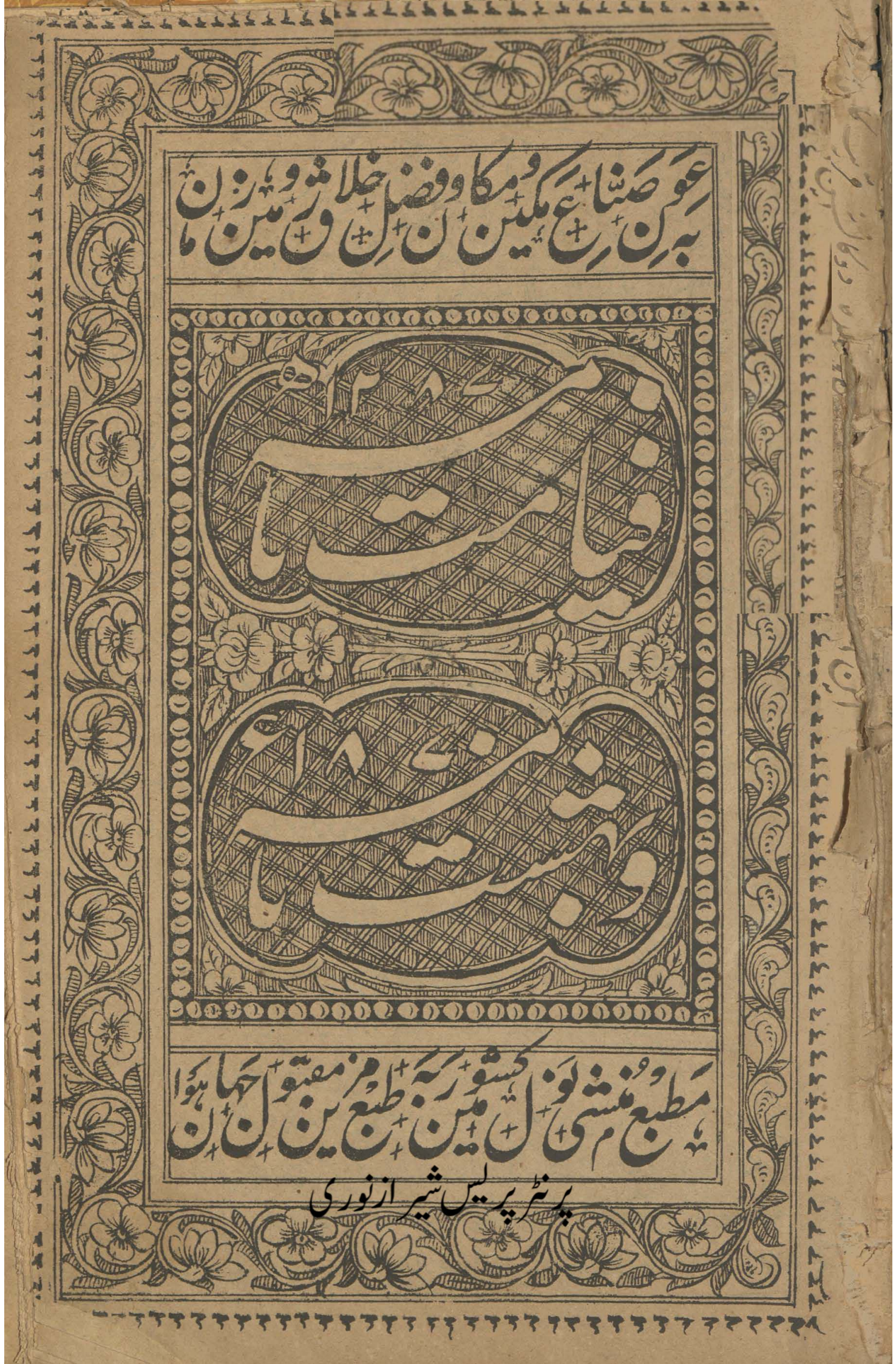
بہ عون صنائع مکین و مکان فضل خلاق دین و زمان
فارسی
و
ہندی
مطبع منشی نول کشور کہ بطبع مزین مقبول جہان ہوا
پرنٹر پریس شیر ازنوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین اما بعد ایکدن اس فقیر خاکسار فیاض الحق سے ایک دوست دیندار باصدق وصفا محمد رضا نے کہا کہ اگر یہہ رسالہ حدیث کا کہ جسمین کچہ حال دوزخ کا اور حضرت کی شفاعتکا ہی زبان ہندیمین بعبارت سلیس ہو جاوے تو خوب بات ہو کہ سب مسلمان حرف شناس بھی قرار واقعی سمجہ لیوین اور عذاب الہی سی ڈر کر توبہ کرین بموجب فرمانی اونکی اس فقیر نے سنہ ایکہزار دوسو چہین ہجریمین زبان ہندیمین کیا اور امیدوار ہون کہ جو مسلمان اسکو پڑہی للہ واسطے اس گنہگار کے دعائے مغفرت مانگے حدیث من روایت ہی کہ ایکدن جبرئیل علیہ السلام حضرت کے پاس آئے کہ مونہہ جبرئیل کا زرد تہا حضرت نے پوچہا کہ ای بھائی میرے ہمیشہ تم خوشی خوشی میرے پاس آتے تہے آج کیا باعث ہی کہ تمہارا چہرہ زرد ہے جبرئیل ع نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مین کیا کہون کہ دوزخ کو آج دیکہہ آیا ہون ڈر کے مارے میرا رنگ زرد ہے حضرت نے فرمایا اوسکا حال بیان کرو احوال دوزخ جبرئیل ع نے کہا کہ جب اللہ تعالی نے دوزخکو پیدا کیا تو ستر ہزار برس تک دم کیا تو اوسکا رنگ سفید ہوا پھر ہزار برس اور سکو دہونکا تو اوسکا رنگ سرخ ہوا پھر ہزار برس پھونکا تو وہ سیاہ ہو گیا اب اوسمین سوا ای سیاہی اور تاریکی کے ذرا روشنی نہین روایت ہی حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے کہ دوزخ مین سانپ ایسے ہین جیسے اونٹ کی گردن کے برابر ہین جسوقت وہ دوزخی دیکہینگے قصد بھاگنی کا کرینگے اوسدن کافر کہیگا اب کہان جگہہ بھاگنی کی ہی لکہا ہی کہ اگر اونمین سے ایکبار سیکو کاٹی تو چالیس برس تک زہر باقی رہی دنیا کی آگ دوزخکی آگ سے پناہ مانگتی ہے حدیث مین آیا ہی اللہ تعالے جبرئیل کو مالک دوزخکی طرف بہیجا کہ ایک ٹکرا آگ کا دوزخ سے لیکر آدم کے پاس لیجاوے کہ اس آگ سے کچہ وہ پکاوے حضرت جبرئیل ع نے بموجب حکم الہی مالک دوزخکی پاس جاکر کہا کہ ای مالک ذرا سی آگ مجکو دے کہ مین آدم کے پاس لیجاؤن مالک نے کہا کہ اگر مقدار ایک چیونٹی کے آگ تمکو دون تو ساتون آسمان

جل جاوین اور جو مانند آدمی چیونٹی کے دون تو مارے سوزش کے آسمان سے مینھہ نہ برسے اور زمین سے
سبزہ نہ جمے پھر جبرئیلؑ نے حق سبحانہ تعالی سے عرض کیا الہی کم اُخذ نار یعنی کتنی آگ لون حکم ہوا کہ ایک ذرہ بھر لیں
حضرت جبرئیلؑ نے مالک سے ذرہ برابر آگ لی اور اوسکو ستر دریاؤن سے دھوکر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس
لائے جبرئیلؑ نے اوسکو پہاڑ پر رکھا وہ پہاڑ جلکر مثل خاک ہوگیا اور وہ آگ دوزخمین گئی لیکن اوسکا دھوان پتھر اور لوہے
مین ابتک باقی ہے حضرتؑ نے فرمایا کہ ہلکے سے ہلکا عذاب دوزخکا یہہ ہے کہ نعلین آگ کی پاؤن مین پہنائی جائینگی
اوسوقت اوسکی گرمی سے دماغ اُوٹنے لگے گا اور بدن سے شعلے آگ کے نکلینگے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ جہنم مین مالک کو پکارینگے چالیس برس تک مالک اونکو جواب نہ یگا بعدہ یہ کہیگا ای دوزخیو تمکو دوزخمین ہمیشگی ہے
پھر دوزخی اپنے پروردگار سے کہینگے ای رب نکال ہمکو دوزخسے اگر ہم گناہ پھر کرین تو ہم البتہ ظالمونسے ہونگے
پس اللہ تعالی ایک مدت تک اونکو جواب نہ یگا پھر حق تعالے کیطرف سے جواب آویگا کہ تم ہمسے کلام نکرو پھر اونکو بولنے
کی طاقت نھوگی مگر زفیر اور شہیق یعنے اگر دوزخمین بولینگے تو گدہے اور خچر کی آواز ہوگی اور مالک رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ اگر ایک پتھر دوزخی کا درمیان آسمان و زمین کے لٹکاوین تو حرارت کے سبب سب آسمان و زمین کے
رہنے والے مرجائین اور اگر ہر ہوا گ دوزخکی مانند سوئیکی ناکے کی تو ساری دنیا جل جاوے اور اگر اونکی آگ
پہاڑونپر رکھین تو سارے پہاڑ خاکستر ہوجاوین جبرئیلؑ نے حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا قسم ہے
اوسکی جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا ہی اگر ایک مد کو مغرب مین عذاب کے تو مشرق والے سارے جل جاوین پس اوسکی
حرارت نہایت سخت ہے اور گہرائی اوسکی بہت دور ہی اور ایندہن اوسکا آدمی اور پہاڑ ہین چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے
فاتقوا النار التی وقودہا الناس والحجارہ یعنے ڈرو اوس آگ سے کہ جسمین ایندہن آدمیون اور پہاڑونکا
ہی اور اوسکا پانی حمیم یعنی کھولتا پانی ہی اور خوراک زقوم یعنی سینڈہے اور دوزخمین آگ کے بچھونے ہین پھر جبرئیلؑ نے کہا
دوزخکے سات طبقے ہین ہر ایک طبقہ جزء مقسوم یعنی ہر ایک گنہگار کیواسطے طبقہ دوزخکا قسمت کیا گیا ہے اور ایک سے
دوسرا طبقہ ملا ہوا ہی ایک سے دوسرے مین دونا عذاب اور گرمی ہی پھر حضرتؐ نے فرمایا جبرئیلؑ سے کہ مجکو دوزخکے رہنیوالونسے
خبر دی کہ اون طبقونمین کون لوگ رہینگے جبرئیلؑ نے کہا کہ پہلے طبقے مین جو سب سے نیچے ہی اور اون چھونون طبقونسے اوسمین
زیادہ گرمی ہی اوسکی اندر منافق لوگ پڑینگے اور علامت منافقونکی یہہ ہی کہ جھوٹھ بہت بولتے ہین اور امانت مین خیانت
کرتے ہین اور نماز پڑہنے مین سستی اور کاہلی کرتے ہین اور آگے پیچھے کچھ کہتے ہین اور اولاد فرعون کی اور وہ لوگ کہ اصحاب
مائدہ سے کافر ہوے ہین سب لوگ نیچے کے طبقے مین پڑینگے نام اوسکا ہاویہ ہی اور دوسرے طبقے مین ابلیس اور جو لوگ اوسکے
تابع ہین اور مجوسی رہینگے اوسکا نام لظی ہی اور جو کہ تیسرا طبقہ ہی اوسمین جھوٹی ہینگے نام اوسکا حطمہ ہی اور چوتھا طبقہ جو ہی اوسمین
نصاری رہینگے اوسکا نام سعیر ہے اور پانچوین طبقے مین صابئین رہینگے نام اوسکا سقر ہی اور چھٹی طبقے مین مشرک رہینگے نام اوسکا

الٹی پر ست ۱۲

جہنم ہی اور ساتوین طبقے مین کہ نام اوسکا جہنم ہی وہ سب طبقون سے اوپری مگر اوسمین کم عذاب ہے لیکن اوسمین بھی ستر ہزار ندیان ایسی جوش اور خروش سے بہتی ہین کہ اگر ذرا سا بھی شور اوسکا دنیا مین پہونچے کوئی جیتا نہ بچے حضرتؐ نے فرمایا بھلا ساتوین طبقے مین کون لوگ رہتے ہین کہا یس چپ ہوے جبرئیلؑ اور کچھ جواب نہ دیا پھر آپ نے فرمایا ای جبرئیلؑ تو کیون چپ ہو رہا مجکو ساتون طبقے کے رہنے والون سے خبر دے یعنی جسکی امت اوسمین پڑیگی جبرئیلؑ نے کہا کیا آپ مجہ سے پوچھتے ہین فرمایا کہ ہان تب جبرئیلؑ نے بیان کرنا شروع کیا کہ اپکی امت مین سے جو کبیرہ گناہ کرتے ہین اور بدون توبہ کیے مرگئے ہین وہ لوگ ساتوین طبقے مین پڑین گے یہ حال سنکر حضرتؐ بیہوش ہوکر گر پڑے اور جبرئیلؑ نے سر مبارک آپ کا گود مین کہا یہانتک کہ حضرت کو ہوش آیا پھر فرمایا کہ ای جبرئیل مجہپر بڑی مصیبت پڑی اور میرے دلمین بڑا خوف ہوا کہ میری امت بھی جہنم مین داخل ہوگی جبرئیلؑ نے کہا کہ ہان جو گناہ کبیرہ کرکے مرگئے ہین وہ بیشک دوزخ مین پڑینگے پھر روی رسول اللہؐ اور جبرئیلؑ بھی رونمین شامل ہوے حضرتؐ نے پوچھا ای جبرئیلؑ تم کسواسطے روتے ہو تم تو گناہ سے پاک ہو کہا یا محمدؐ البتہ مین روتا ہون کہ یسا بھوکہ مین مبتلا کیا جاونگا اوس چیز مین کہ جسمین ہاروت اور ماروت مبتلا ہوئی تہی پس وحی بہیجی اللہ تعالے نے دونونکی طرف اور کہا کہ ای جبرئیلؑ اور محمدؐ مینے تم دونونکو دوزخ سے آزاد کیا ہی لیکن تم ہمارے عذاب دوزخ سے ڈرتے رہو اور رونا تمہارا ہمیشہ ہو اور دوسرے روایت مین لکہا ہے کہ جب حضرتؐ نے یہہ حال دوزخ کا اور امت کے پڑنیکا سنا تو بدحواس ہوکر اوٹھے اور چادر مبارک اوڑہ کر اپنے حجرہ مین روتے چلے گئے حدیث مین روایت ہے کہ جسوقت دوزخکو قیامت کے میدان مین لائین گے اوسکے ستر ہزار باگین ہونگی ہر ایک باگ کو ستر ستر ہزار فرشتے گھسیٹین گے اوسمین چنگاریان محل کے برابر اوڑتے ہونگے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے انہا ترمی بشرر کالقصر کانہ جمالت صفر یعنے مقرر وہ چنگاریان اتنی بڑی ہون گی جیسے بڑے محل گویا کہ وہ چنگاریان زرد اونٹونکی برابر ہونگی حدیث مین لکہا ہے کہ جسوقت دشمن اللہ کے دوزخ کی طرف گھسیٹے جاوین گے اونکے منہ سیاہ ہونگے اور آنکہین کرنجی اور اونکی موہنہ اور آنکہون پر مہر کیجائیگی پس جسوقت یہہ دشمن اللہ کے کنارے جہنم کے پہونچینگے تو جہنم کے شعلے اون لوگون کے واسطے استقبال کرین گے اور طوق و زنجیر آگ کے ساتہ لائین گے یہہ معاملہ دیکہتے ہی ہر ایک کافر بھاگے گا تو اللہ تعالی دوزخ کو حکم کریگا کہ خذوہ فغلوہ ثم الجحیم صلوہ ثم فی سلسلہ ذرعہا سبعون ذراعا فاسلکوہ انہ کان لا یومن باللہ العظیم ولا یحض علی طعام المسکین فلیس لہ الیوم ہہنا حمیم یعنے پکڑو کافر کو پھر عذاب مین کہینچو پھر اوسکو آگ مین ڈہکیلو پھر اوسکو آگ کی زنجیر مین کہ ستر گز کی ہی باندہو کہ یہہ اللہ تعالی پر ایمان نہ لایا تہا اور محتاج لوگونکے کہانا کہلانے کی رغبت نہ دلاتا تہا پس آج کے دن اسکا

کوئی دوست نہین ہے بعد اسکے فرشتے دوزخ کے اون لوگون کے منہ مین زنجیرین ڈالکر دبر سے
کالین گے پھر زنجیرون کے ساتھ داہنے ہاتھ انکی گردنون سے باندہے جاوین گے اور ہر ایک کے ساتھ
شیطان لگا ہوگا اور گرزون سے اور موگریون سے مارتے ہوئے دوزخمین لیجاوین گے حضرت بی بی فاطمہ
نے عرض کیا یارسول اللہ کیا آپ کی امت کو بھی اسیطرح دوزخمین لیجاوینگے فرمایا کہ ہان اسیطرح
گھسیٹ لیجاوینگے مگر میری امت کالے مونھ اور کرنجی آنکھین نہونگی اور اونکی مونھ برقہ بھی اور زنجیر اور طوق گردنمین
نہ پڑا ہوگا باقی اور جیسے عذاب ہوگا پھر حضرت فاطمہ نے عرض کیا یارسول اللہ بھلا کس طرح آپ کی
امت کو دوزخ کی طرف گھسیٹین گے فرمایا کہ تین گروہ میرے امت مین دوزخ کے واسطے علیحدہ
کئے جاوین گے ایک شیخ فاسق کہ بڈہا ہوگیا ہے مگر ابتک حرامکاری نگئی اور دوسرا جوان اوسکو
طاقت تھی ظلم کرنے سے باز نرہا اور تیسرا گروہ عورتون کا کہ سوائے شوہر کے اورون سے التفات
کرتی تھین اور اونکے واسطے بناؤ سنگار کرتی تھین لیکن بڈہی فاسق کی ریش پکڑکے دوزخ مین
گھسیٹین گے تب وہ کہیگا افسوس ہے میرے بڑہاپے پر کہ مین دنیا مین بڈہا ہوگیا تھا لیکن
مجہ سے حرامکاری نہ گئی تھی اور خرابی ہی میرے واسطے کہ حق حلال بی بی چھوڑکر حرام کرتا تھا اور
جوان ظالم کو یانون پکڑکے دوزخمین ڈالین گے تو وہ کہے گا کہ وائے اوپر میری جوانی کے
اب میری جوانی اور خوب صورتی کہان گئی افسوس ہے مینے ناحق دنیا مین ظلم کیا تھا اب دوزخ مین کوئی
کوئی بچانیوالا نہین اور رہبت عورتین اک کیطرف گھسیٹے جاوین گے اور فرشتے اونکے سر کی چوٹی پکڑکے
دوزخمین ڈالین گے اور وہ عورتین دوزخ مین فریاد کرینگی کہ واہ فضیحتاہ یعنی افسوس ہے کیا فضیحتی ہماری بھان
ہورہی ہے افسوس ہے ہماری ہتک حرمت کی ہوئی اور افسوس ہے کہ ہم بے ستر ہوئین ہمنے ناحق
بناؤ سنگار خاوند کو چھوڑ کے غیرون کے واسطے کیا تھا چنانچہ لکہا ہے کہ مسلمان عورتونکو چاہی کہ جب
سُنین کہ میرا شوہر سفر سے آتا ہی تو پہلے سے اوسکے واسطے بناؤ سنگار کرین یعنی جو پوشاک کہ اچھی نہیں ہو شوہر کے
خوش کرنے کے واسطے پہنے اور میسر ہو تو خوشبو بھی لگاوے کسواسطے کہ اللہ تعالی فرشتونسے کہتا ہی کہ ای فرشتو
دیکہیو کہ یہہ مسلمان عورت شوہر کی خوش ہونیکے واسطے بناؤ سنگار کرتی ہی اور کسیکی واسطے بناؤ سنگار نہین کرتی تم
شاہد رہو کہ ہم اوس سے خوش ہوئے اور جو عورت اور کسی کے واسطے بناؤ سنگار کرتی ہی اوسکو بڑا عذاب کرونگا اللہ
پناہ مین رکہے غرض کہ جب گنہگار امت محمدی دوزخ کے کنارے کھڑے ہونگے تو مالک دوزخ یعنی داروغہ دروازہ کہولکر
باہر کھڑا ہوکے اون گنہگارونکی طرف دیکہی گا پھر فرشتونسی کہیگا کہ جو گنہگارونکو عذاب کرتے ہوئے پکڑلائین تین کون لوگ
میرے پاس ایسے لوگ نہین داخل ہوئے مجکو تعجب ہے کہ ان لوگونکی مونھ کالے نہین اور طوق اور زنجیر مین بندہے نہین اور انکی کرنجی آنکھین

بھی نہین ہین تب عذاب کے ملائک مالک سے کہینگے کہ ہمکو تو معلوم نہین ہے ہمتو اسیطرح مامور ہین واللہ اعلم کہ یہہ کون قوم ہین پھر مالک کہیگا کہ ای گروہ اشقیا تم کون لوگ ہو کہ تمہارے کالے موہنہ اور کرنجی آنکہین ہین تو وہ گنہگار مالک سی رو کر کہیگا ای مالک ہم محمدؐ کی امت مین سے ہین ہم گناہ کبیرہ کرکے بن توبہ کیے مر گئے تہی اور دوسرے روایت مین آیا ہی کہ جسوقت محمدؐ کی امت کو ملائک دوزخمین دیکہینگے تو حضرت کے نام کو بھی بھول جاوینگے پھر مالک اونسی پوچہیگا کہ تم کون لوگ ہو تمسی کیا قصور ہوا تہا وہ کہینگے کہ ای مالک ہم وہی لوگ ہین کہ ہمپر قرآن نازل ہوا تہا ہم وہ لوگ ہین کہ رمضان کا روزہ رکہتی تہی تب مالک کہی گا سوائے محمدؐ کے قران کسی پر نازل نہ ہوا تہا پس جسوقت محمدؐ کا نام سنینگے تو پکارینگے ای مالک ہم اوسکی امت مین ہین مالک کہی گا ای گنہگارو کیا تمکو قرآن سے خبر نتہی کہ جو اطاعت خدا اور رسول کی نکریگا سو وہ دوزخمین جاویگا اور کیا عالم تمہارے پاس سمجہانے نہ آیا تہا سب کہینگے کہ سمجہانے والے ہمارے پاس آئے تھے ولیکن ہم اونکا کہنا خیال مین نہ لائے پھر کہینگے کوکنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر اگر ہم سنتی یا عقل رکہتے تو کاہیکو ہم دوزخمین ہوتے روایت ہی کہ جب دوزخ کے کنارے دوزخی کہڑے ہونگے اور دوزخکی طرف دیکہینگے کہ ہزارون کوس تک آگ پہیلی ہی اور بڑی بڑی ستونون کے مکان ہین تب مالک سے امت محمدؐ کی لوگ کہینگے کہ ہمکو اذن دے کہ ہم اپنے گناہون پر گریہ وزاری کرین تب مالک ونیکا حکم دیگا اتنا روئین گے کہ آنکہون مین آنسو تک باقی نرہیگا پھر مالک کہیگا کیا خوب ہوتا اگر تم دنیا مین خدا کے خوف سے روتے تو تمکو آگ کے شعلے نہ پکڑتے اور جو شخص دنیا مین اللہ کے خوف سے رودے تو حرام کرے جسم اوسکا اللہ تعالی آتش دوزخ سی اور جو کوئی اتنا رودی کہ تر ہووے آنسوون سے ایک بال بہی اوسکے بدنکا تو اللہ تعالی بخشے اور دوزخ سے خلاصی پاوے لیکن ای گنہگار دیہان رونا تمہارا کچہ فائدہ نکریگا منصور بن عمار رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ مالک دوزخکا جو داروغہ ہی اوسکے اتنے ہاتھ اور پاون ہین کہ جتنے دوزخمین دوزخی ہین اور وہ ہر ہاتھ اور پاون سے دوزخیونکو دوزخمین اوٹھائے بٹھائے گا ہر ایک انگلی سے طوق اور زنجیر پہنا دیگا جسوقت کہ مالک دوزخکی طرف ڈرانی صورت سے دیکہتا ہی تو اگ مارے دہشت مالک کے آپسمین ایک دوسرے کو نگل جاتی ہی اور دوزخمین اونیس ملائکہ موکل ہین وہ بڑے بڑے عذاب کرنیوالے ہین اور حرف بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بھی اونیس ہین پس جو شخص صدق دلسے اور ساتھ قلب خالص کے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہی کا تو اللہ تعالی اون اونیس ملائکہ مو کلونسے بچائیگا لکہا ہی کہ مالک دس ہزار کافر کو ایک ایک انگلی سے عذاب کریگا اور اوسکی آنکہونسے اور موہنہ سے شعلے آگ کے نکلتے ہین اور اوسکا جسم اسقدر چوڑا ہے کہ ایک مونڈہے سے دوسرے مونڈہی تک ستر برس کا مفاصلہ ہی اور اوسکے دل مین اللہ تعالی نے رحم

نھین پیدا کیا کہ بندونپر عذاب سے رحمت کرے اور اوسکے دل مین ذرا ترس نہین ہی پھر مالک اونیس سے کلونسے
کہیگا کہ اس گروہ شقی کو اللہ نے بھیجا ہی دوزخمین ڈال دو روایت ہی کہ جسوقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی امت دوزخمین پڑی گی تو ہر ایک لا الہ الا اللہ کہیگا یہہ کلمہ سنتے ہی اگ دوزخکی سرک جاویگی پھر مالک
ترش رو ہوکر کہیگا کہ ای آگ ان لوگونکو پکڑکے لیجا تو کیون سرک گئی اگ پکاریگی ای مالک بھلا مین کسطرح
پکڑون یہہ تو کہتے ہین لا الہ الا اللہ مالک کہیگا سچ ہی لیکن اللہ تعالی کا مجکو ایسا امر ہوا ہی کہ یہہ لوگ
گناہ کبیرہ کرکے مرگئے تہی غرض کہ پھر اونکی مونھ سے کلمہ بہی نہ نکلے گا پھر دوزخ جلے موکل کسی کی ٹانگ اور
کسیکا مونھ کسیکی چوٹی اور کسیکا سر پکڑکے دوزخمین ڈالینگے پھر وہ آگ کسیکو قدم تک بعضے کو زانو تک
اور بعضے کو ناف تک اور بعضے کو حلق تک کہا جائیگی جسوقت اگ اونکے جسم مین لگے گی تو غیب سے آواز
آئے گی کہ انکے ماتھے اور دل کو مت جلائیو کہ انھون نے رحمان کو سجدہ کیا ہی اور رمضان مین
روزے رکھے ہین کہ انکے دل پیاسے ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ دوزخی اسقدر جلینگے کہ سر
اونکے سوجکر پہاڑون کے برابر ہوجاوینگے اور بے عقل ہونگے اور آنکہونسے نہ دیکہینگے اور
چمڑا بہی اونکے بدن کا سوجکر کئی گز کا موٹا ہوجائیگا نہ موت اونکو ہوگی نہ حیات اور اونکے پیٹ مین سانپ
اور بچھو آگ کے ہونگے جسوقت کہ وہ کاٹینگے اور اگ اونکو کہائیگی تو مانند آواز گدہے کے فریاد کرینگے
پھر فرشتے موگریون سے سر کوٹینگے حضرت صلعم نے فرمایا کہ اہل دوزخ پکارینگے کہ ای پروردگار
ہمارے گہیر لیا ہمکو آگ نے اور ہمنے تنگ مکان پایا اور ہم آگ مین ڈالے جاتے ہین اور ہمپر بڑا عذاب
ہے یہہ ہرچند شکوہ کرینگے ذرا رحم نہ ہوگا اگر صبر کرینگے فرحت نپائینگے اور اگر پکارینگے کوئی جواب
نہ دیگا پھر کہینگے الہی ہم اپنی سزا کو پہونچے اور ہم قوم گمراہ تھے اور امت محمد مین سے تھے تو ہمپر عذاب
تخفیف کر پھر کچہ جواب نہ آویگا روایت ہی کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے دوزخمین ایک پہاڑ کہ نام اوسکا
صعود ہے اوسکی ستر برس کی چڑہائی ہے فرشتے اوسپر دوزخیونکو چڑہائینگے پھر اونکو اوسکے اوپر سے
گرائینگے اسیطرح ہزار برس تک عذاب ہیگا پھر دوزخ والے پانی کے واسطے چلائینگے کہ ہمارے
جگر کو آگ کہا گئی الہی ہمارے واسطے ایک ابر بہیج کہ پانی برسے پھر اونکو ابر معلوم ہوگا اوسمین سے سانپ
اور بچھو برسینگے پھر ہزار برس کے بعد فریاد کرینگے کہ الغیاث یعنی ہمکو پانی ملی پھر ایک ابر سیاہ نمودار
ہوگا تو دوزخی جانینگے کہ اب مینہ برسیگا بعد تھوڑی دیر کے سانپ مانند گردنون شتر کے برسینگے جب وہ
سانپ اونکو کاٹینگے اونکا زہر ہزار برس تک رہیگا لکہا ہے کہ ساکنان دوزخ مالک کو پکارینگے وہ
ہزار برس تک جواب نہ دیگا پھر کہینگے کہ ای پروردگار ہمارے ہمنے مالک کو پکارا کچہ جواب نہ دیا پھر پکارینگے

ای مالک کباب ہوگئی دل ہمارے ہمکو خنک پانی پلاو پھر مالک اونکو آب حمیم پلاویگا تو منھ جھلس جاویگا اور منھ کا گوشت گر پڑیگا اور جسوقت وہ گرم پانی شکم مین جائے گا تو اتریان کٹ کٹکر باہر نکل پڑین گی چنانچہ اللہ فرماتا ہی اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا یعنی ہمنے تیار کی ہی واسطے ظالمونکے آگ وہ آگ اونکو چارو نطرف سے پکڑیگی یعنی مانند قناتونکے گھیر لیگی اور اگر فریاد کرینگی پیاس سے فریاد کو پہونچ جاوین کے ساتھ اوس پانی کے مانند تانبے کے گلے ہوی کے ہو وہ پانی اونکی منھ کو بھون ڈالیگا اور برا پانی ہی اور بری جگھ ہی آگ کی اور اگر کھانے کی فریاد کرینگے تو طعام زقوم ملیگا جسوقت کھائینگے تو دماغ اور منھ سے آگ کے شعلے نکلین گے اور دوزخی اندہی گونگی بھرے ہوجائینگے یعنی کوئی کسیکو نہ دیکھے گا اور کوئی کسیکی فریاد کو نہ پہونچیگا اور تمنا کرینگے موت کی تو اونکو موت بھی نہ آویگی حضرت نے فرمایا بعضے لوگ میری امت کے سات ہزار برس کے بعد دوزخ سے جلکر نکلین گے یعنی وہ لوگ ہونگے کہ جنھون نے اپنے بدنکا گوشت حرام کھانے سے موٹا کیا ہے اور یعنی وہ لوگ ہونگے کہ اپنے دین کو طوطی لعب مین گذرانے ہین اور کپڑا حریر ریشمی پہنتے ہین مگر خدا کی بندگی سے برہنہ ہین اور یعنی وہ عالم ہونگے کہ علم پڑہ کر عمل نہین کرتے اور دنیا کمانے کے واسطے علم پڑہتی ہین حدیث مین آیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اترپان عالمون بے عمل کی مثال خچر کے پہرائی جاوینگی دوزخمین ایسی عالم کو قرآن مین خدا نے گدہا کہا ہی اور پھر وہ لوگ ہونگے کہ آخرت سے غافل تھے اور دنیا کے کام مین ہوشیار اور حدیث مین لکھا ہی کہ ہر عضو دوزخیون کا دوزخمین علیحدہ ہوجائیگا اور دوزخمین ایک مکان کہ نام اوسکا ویل ہی اوسمین کنوان عذاب کا ہے یعنی اونکے واسطے ہی کہ جو کم تول کے خلق کو دیتے ہین اور وہ ویل ہی اونکے واسطے جو اپنی نمازون سے بیخبر ہین یعنی جو شخص نماز تنگ وقت مین پڑہتے ہین چنانچہ اللہ تعالی کلام مجید مین فرماتا ہی فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ یعنی پس عذاب ویل ہی اون نمازیون کیواسطے جو اپنی نمازون سے بیخبر ہین یعنی نماز کبھی پڑہتے ہین اور کبھی نہین پڑہتی اور وہ ویل اونکے واسطے ہی جو اپنے قول و قرار کو توڑتے ہین اور ہر ایک قرار توڑنیوالا آگ کی سوئی پر چڑہایا جاویگا اور رگان اور رنگ سے پیپ نکلی گی جیساکہ کافر عذاب سے پناہ مانگین گے ویسا ہی توڑنے والے بھی قول و قرار کے عذاب سے امان طلب کرینگے اور حضرت نے فرمایا ہی کہ ایک گروہ دوزخمین پڑیگا کہ پیٹ اوسکا سو جکر بھاڑ کے برابر ہوجائیگا اور وہ گروہ طوق و زنجیر مین جکڑا ہوگا جسوقت وہ لوگ ارادہ اوٹھنے کا کرین گے شکم کے بوجہ سے گر پڑین گے اور گرز و نسے مارے جائین گے وہ گدہون کے طرح چلائین گے

جیسے وہ لوگ

یہہ وہ لوگ ہونگے کہ بیاج اور سود کھاتے ہین پھر ایک گروہ اور دوزخمین پڑیگا کہ نیچے کا ہونٹھ پاؤن پر پڑا
ہوگا اور اوپر کا ہونٹھ سر پر ہوگا اور اونکے مونھو نسے پیب اور لھو بھتا ہوگا اور دوزخکے پاسونکو
آب حمیم پلایا جاویگا یہہ وہ لوگ ہونگے کہ جھوٹی گواہیان دیتے تھے پھر ایک قوم پڑیگی کہ فرشتے آگ کی
چھڑیان مارین گے اور کالا لھو آگ سے جلا ہوا اونکے بدن سے نکلیگا اور اسقدر کندہک کی سی بو اونکے
بدن سے نکلے گی کہ سارے دوزخی اوس بدبو سے گھبرائین گے وہ بھی مثال گدہون کے چلائین گے
یہہ وہ لوگ ہین کہ ناحق خون کرتے تھے اور دوزخ مین ایک جنگل ہے اوسمین ایک گروہ قید
ہوگا اوسکو گندگ کے کپڑے پھنائے جائینگے اور بدن سے انگارے نکلین گے اور اونکا سر لوہے کی
موگریون سے کوٹا جائیگا یہہ وہ لوگ ہین کہ اپنے مان باپ کو ستاتے تھے اور ایک گروہ دوزخمین ہوگا
کہ اوسکے پیشاب کی جگھہ سے آگ نکلا کریگی اور اونکے گلے اور پانون مین طوق اور زنجیرین پڑی ہونگی
اور وہ فریاد کرینگے کہ ہاے کوئی بچانے والا ہے ہاے کوئی رحم کرنیوالا ہے ہاے کوئی بخشنے والا ہی یہہ
وہ لوگ ہونگے کہ زنا اور حرام کرتے تھے اور بی بیونکو ناخوش رکھتے تھے اسواسطے کہ حدیث سے ثابت
ہی جو شخص نامحرم عورت کو قصدا دیکھے آنکھہ سے زنا ثابت ہوجاتا ہی مسلمان مرد اور عورتکو چاہئی کہ سوائے
اپنے محرم کے اور کسیکو آنکھہ سے نہ دیکھین کہ بھت منع ہی چنانچہ خود اللہ تعالی اس بات سے
ہمارے حضرت کو تاکید فرماتا ہی کہ قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ
أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝ وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَ
فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ ح یعنی اے محمد تو ایمان والے مردونسے کھدے کہ اپنی آنکھونکو نامحرم
عورتونکے دیکھنے سے چھپاوین اور بچاوین اپنے سترون کو حرامکار یسے ان آنکھون کو چھپانا نامحرم سے
اور حرامکار یسے بچنا اونکے واسطے بھت اچھا ہی بیشک اللہ تعالی تو خوب خبردار ہی جو کچھ تم فعل کرتے
ہو اور اے محمد عورتونسے بھی کھدے کہ وہ بھی اپنی آنکھونکو نامحرم مردونکے دیکھنے سے چھپاوین اور اپنے
شرمگاہونکو حرامکار یسے بچاوین اور اپنا بناؤ سنگار کسی پر ظاہر نکرین الا لبعولتہن مگر اپنے خاوندونکے
واسطے بناؤ سنگار کرنا مضایقہ نہین اور حدیث مین آیا ہی کہ چالیس برس تک چھوڑنیوالا نماز کا
عذاب کیا جاویگا اور حضرت نے فرمایا کہ جو شخص نماز چھوڑدیتا ہی اوسکا حشر فرعون اور ہامان اور
قارون اور ابی بن خلف کے ساتھہ ہوگا یعنی جو ان کافرونکا حال ہوگا وہی حال بی نمازیونکا اونکے
ساتھہ ہوگا روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلعم نے کہ جب قیامت
قایم ہوگی تو ایک سانپ دوزخ سے نکلیگا کہ نام اوسکا جریس ہے سر اوسکا ساتوین آسمان پر

ہوگا اور دم اوسکی تحت الثری مین ہوگی حضرت جبرئیلؑ اوس سے پوچھینگے کہ ای جبرئیل تو دوزخ سے
کیون نکلا ہے وہ کہیگا مجکو محمدؐ کی امت مین سے پانچ گروہ درکار ہین اول تو چھوڑنیوالا نماز کا دوسرا ندینے والا
زکوۃ کا اور تیسرا پینے والا شراب کا اور چوتھا کہانیوالا بیاج کا اور پانچوان جو کہ دنیا کی باتین مسجد مین
کرتا ہی پس وہ سانپ ان دن پانچون گروہ کو اپنے موہنہ مین لیکر دوزخ مین پھر جاویگا نعوذ باللہ منہا
روایت ہی کعب بن احبار رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن لایا جاویگا
اسطرح پینے والا شراب کا کہ اوسکی گردنمین کوزہ شراب کا اور اوسکی ہاتھ مین طنبور ہوگا پھر وہ آگ کی
سولی پر دہرایا جائیگا اور ایک پکارنیوالا پکاریگا کہ یہہ فلانے شخص کا بیٹا ہی شراب پیا کرتا تھا اوسکو دوزخمین
خوب جلاؤ پھر اوسکی موہنہ سے اسقدر بدبو آویگی کہ ساری دوزخی مارے بدبو کے خدا سے فریاد کرینگے
الٰہی ہم اس بدبو سے گھبراتے ہین ہمارا دماغ سڑا جاتا ہے اور حدیث مین آیا ہی کہ جب الی
دوزخمین پڑیگا بعد ہزار برس کے پکاریگا کہ مین پیاسا ہون مالک اوسکو اسی برس تک جواب نہ دیگا
اوسکو بدن کا پسینا زیادہ تر آویگا اور ایذا بہت دیگا پھر پکاریگا الٰہی یہہ پسینا مجہ سے دور کر کہ بڑی بو
آتی ہے وہ پسینا اوسکی بدنسے ہرگز دور نہوگا اوسکو اسقدر آگ کہاویگی کہ تمام بدن اوسکا خاکستر
ہوکر نیا طیار ہوتا رہیگا تمام ہڈیان اوسکی آگ ہوجائینگی پھر اوسکے گلےمین بھاری طوق ڈالا جائیگا اور
دوزخی زنجیرون سے مشکین بندہینگی پھر وہ شرابی پانی مانگے گا آب حمیم ملیگا پھر اوسکو آگ کے صندوقون مین
ہزار برس قید کرین گے پھر اوسکو نکالکر طرح طرحکا عذاب کرین گے پھر وہ فریاد کریگا کہ ہائے مین
پیاسا ہون میرا جگر بھن گیا پھر اوسکو ایک سانپ آگ کا نگل جائیگا پھر وہ دوزخ مین کہڑا ہوکا پھر
اوسکے سر پر تاج آگ کا رکہین گے حضرتؐ نے فرمایا کہ دوزخ مین ایک جنگل ہی نام اوسکا ہبہب
ہی اوسمین اوسکو کہڑا کرین گے پھر اوسکو چہڑیان مارین گے پھر وہ شرابی حضرت کو پکاریگا وا محمداہ
یا محمد صلعم میری فریاد کو پہونچیئے عجب طرحکا مجہپر رنگ برنگ عذاب ہورہا ہی مین آپ کی امت مین تھا پھر
جناب پیغمبرؐ اوسکی آواز سنینگے اوسیوقت درگاہ الٰہی مین عرض کرینگے خداوندا مینی اپنی امت سے
ایک شخص کی آواز دوزخ کی طرف سے سنی ہی شاید میرے امت مین کا کوئی جلتا ہی اور عذاب اوسپر
ہوتا ہی اللہ تعالی جلشانہ فرماویگا ای محمدؐ ہان تیری امت کا یہہ شخص ہے مگر شراب پیتا تھا اور نشہ کی
حالتمین مرگیا تھا پس مینی اوسکو حالت مستی مین اوٹہایا جو کوئی جس خیال مین مریگا اوسی خیال مین
اوسکا حشر ہوگا پھر جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرینگے خداوندا اسکو ہمیشہ عذاب ہوگا یا
دوزخسے نکالا جائیگا جناب ارحم الراحمین فرمائیگا کہ وہ اپنی سزا کو پہونچگیا اب وہ دوزخ سے

نکلے گا کسواسطے کہ میری توحید اور تیری رسالت کا اقرار کرتا تھا اسنے شرک نکیا تھا مگر شراب مین گرفتار
تھا دل مین اسکے نور ایمان کا تھا اسواسطے مینے اسکو بخشا پھر حضرت بھی اوسکی شفاعت کرین گے
وہ شخص دوزخ سے نکلے گا اور بہشت مین داخل ہوگا جو شخص کفر اور شرک سے توبہ کریگا اگرچہ گناہ کے
سبب سے دوزخ مین پڑیگا لیکن انجام اوس کا بخیر ہی مشرک کو اللہ تعالے ہرگز نہ بخشیگا غرض کہ اسطرح سب
گناہ کبیرہ کا عذاب جدا جدا مقرر ہے اللہ تعالے سارے عذابون سے پناہ مین رکھے عبد اللہ
بن عباس رض سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے گنہگار لوگ ہزار برس کے بعد
دوزخ مین جلکر پکارین گے یا اللہ پھر ہزار برس کے پیچھے ندا کرینگے یا قیوم پھر ہزار برس کے بعد امت
کے لوگ کہینگے یا رحمن پھر ہزار برس کی بعد چلاوین گے یا رحیم پھر ہزار برس کے پیچھے پکارین گے
یا حنان پھر ہزار سال کے بعد آواز کرینگے یا منان پھر اللہ تعالی کا حکم جبرئیل ع کو پہنچیگا کہ ای جبرئیل آتش
دوزخ نے گنہگار امت محمد ص کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے عرض کرینگے الہی انت علام الغیوب یعنی تو
خوب غیبونکا حال جانتا ہے اور تو دانا اور بینا ہی اونکے حال سے کچہ مرے کہنے کی احتیاج نہین ہے پھر
جناب ارحم الراحمین کہیگا ای جبرئیل جا اور دیکہہ کیا حال ہے اونکا اب وقت ہمارے رحم کا ہے پھر جبرئیل ع
حکم رب جلیل کا سنتے ہی مالک کے پاس جاوینگے مالک دوزخ اونکی تعظیم کو اوٹھیگا اور پوچھیگا کہ ای جبرئیل
اس مقام قہر پر کسواسطے آئے ہو تمہاری صورت رحم کی ہی اور میری صورت قہر کی ہی جبرئیل تمہین کے
بھلا تو نے گنہگار امت محمد ص کی ساتھ کیا معاملہ کیا ہے وہ جواب دیگا اونکا تو برا حال ہے اور تنگ مقام
مین ہین آگ اونکی ہڈیون تک کو کہا گئی گوشت پوست کچہ باقی نرکہا لیکن منہہ اور دل اونکا سلامت
رکہا ہی کہ اوسمین ایمان تھا پھر جبرئیل کہینگے اے مالک بھلا تو حجاب میرے سامنے سے دور کر کہ
مین بھی تو اونکا حال دیکہون پھر حجاب دور ہوگا جبرئیل ع دوزخیونکی طرف دیکہینگے کہ برا حال
ہے جسوقت دوزخی جبرئیل ع کو دیکہینگے تو سب کہینگے سبحان اللہ کیا اچھی صورت کا
فرشتہ آیا ہی یہہ فرشتہ ہمکو عذاب کریگا پھر دوزخی مالک سے پوچھینگے کہ یہہ خوبصورت فرشتہ
کون ہی مالک کہیگا کہ جبرئیل ع امانت دار خدائے کریم ہے محمد ص پر یہی وحی لاتے تھے اب تمہارے دن
مخلصی کے قریب آئے پس جسوقت دوزخی نام محمد ص کا سنینگے تو بے اختیار چلاوینگے یا محمد ص
آہ پھر سب آبدیدہ ہوکر کہینگے کہ ای جبرئیل ع ہمارا سلام محمد ص پر پہونچاؤ اور ہمارے احوال زبون سے
آگاہ کرو کہ یا رسول اللہ آپ ہمکو بھول گئے اور آپ دوزخ مین ہمکو چہوڑ گئے ہم کئی ہزار برس دوزخ مین
جلے یہہ حال سنتے ہی جبرئیل ع درگاہ الہی مین حاضر ہوینگے کہ اللہ تعالی فرماویگا اے جبرئیل ع

تو نے کسطرح محمدؐ کی امت کا حال دیکھا عرض کرین گے یارب تو او نکے حال سے خوب واقف ہے
وہ تنگ مکانمین ہین سارا بدن او نکا آگ کا ہو گیا ہے پھر پوچھیگا کہ کچھ تجھ سے امت محمدؐ نے سوال بھی
کیا ہی عرض کرین گے کہ ہان محمدؐ سے کہا ہے کہ ہمارا اسلام محمدؐ پر پہونچاؤ اور ہمارے زبون حال سے
واقف کرو پھر خدا یتعالی فرماویگا کہ جا محمدؐ کو امت کے حال سے مطلع کیا جبرئیل یہ فرمان سنتے ہی
جھٹ پٹ حضرت کے پاس حاضر ہونگے روایت صحیح ہے کہ اوسدن حضرت بیچے درخت طوبے
کے تخت پر ایک موتی کے خیمہ مین بیٹھے ہونگے اور اوس خیمے کے چار ہزار دروازے
سنہرے ہونگے پھر جبرئیلؑ رو کر عرض کرین گے کہ یارسول اللہ مین آپ کے امت گنہگار کو
دوزخمین جلتا دیکھہ آیا ہون کبیرہ گناہ کر کے مر گئے تھے اسلیئے عذاب دوزخمین گرفتار ہین
آپ کو سب نے سلام کہا ہے اور پکار رہے ہین کہ یا محمداہ جناب پیغمبرؐ بے اختیار رو کر کہین گے
لبیک یا امتی یعنے ای امت میری مین حاضر ہون پھر حضرت عرش معلی کے تلے تشریف
لائین گے اور سارے پیغمبر اور آپ کی امت کے متقی لوگ پشت مبارک کی طرف کھڑے
ہونگے پھر اللہ تعالی کی اسقدر حمد و ثنا بیان کرین گے کہ ایسے حمد و ثنا کبھی نہ کہی ہوگی پھر حضرت
حمد و ثنا بیان کرتے ہوئے سجدہ مین گر پڑین گے بعضے کہتے ہین کہ سات دن تک سجدہ مین
رہین گے اور بعضے کہتے ہین کہ چودہ دن تک سجدہ مین پڑے رہین گے پھر حق تعالے جلشانہ
فرماویگا ای حبیب میرے تو اپنے سر کو اوٹھا اور ہم سے سوال کر کہ مین قبول کرونگا پھر حضرت
روتے ہوئے عرض کرین گے کہ الہی میری امت کے لوگ دوزخمین جل گئے اور اپنی سزا کو پہونچ گئے
الہی او نکو دوزخ سے نکالکر بہشت مین داخل کر جناب الہی فرماویگا کہ مینے تیری شفاعت قبول کی تو جا
جا اور او نکو میرا اسلام پہونچاؤ اور نکال دوزخ سے جس کسینے صدق دل سے کہا ہو لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبرون اور متقیون کے
ساتھہ دوزخ کی طرف جائین گے جسوقت مالک چہرۂ مبارک کو مشاہدہ کریگا اوسیوقت تعظیم کیواسطے
منبر سے اوتریگا حضرت پوچھین گے ای مالک میری امت کا کیا حال ہے عرض کریگا کہ برا حال
ہے اور تنگ مکان کے عذاب مین مبتلا ہین پھر حضرت مالک سے دروازہ کہلوائینگے سارے
دوزخی پیغمبرؐ کو دیکھکر چلا اوٹھین گے کہ یارسول اللہ آگ نے ہمارے بدنکے گوشت اور ہڈیون کو خوب جلایا
اور بعضے لوگ کہین گے کہ یارسول اللہ آگ نے کیئی کہ ہم زانو تک جل گئے کوئی پکاریگا یارسول اللہ
ہمکو دوزخ نے اسقدر جلایا کہ تمام ہڈیان ہماری آگ کی ہو گئین کوئی پکاریگا یانبی اللہ ہم

تک جل گئے کوئی بولے گا کہ یا محمدؐ ہم سر سے پانون تک جل گئے دوزخمین یا رسول اللہ کیا آپ ہمکو
بھول گئے تب حضرتؐ عذر کرین گے کہ ہمکو تمہارے حال سے خبر نتھی پہر حضرت سبکو دوزخ سے
نکالین گے سب کا بدن مثل کویلے کے کالا ہوگا پہر آپ سبکو لیجا کر ایک درخت کے تلے کہڑا کرینگے
اوس درخت کی جڑ سے نہر الحیات جاری ہوگی اوسمین سبکو غسل دلوا دینگے جسوقت وہ لوگ
نہر الحیات سے نہا کر نکلین گے تو بدن اونکا مانند چودہوین رات کے چاند کی چمکتا ہوگا لیکن پیشانی پر
لکہا ہوگا کہ ہم قوم جہنمی ہین آزاد کئے ہوئے رحمن کے یعنی اللہ تعالی نے اونکو اہی دوزخ سے آزاد
کیا ہے پہر بہشت مین داخل ہونگے بہشتی اونکو دیکہکر آپسمین چرچا کرین گے کہ شاید انکو اللہ تعالی نے
دوزخ سے نکالا ہے کہ انکی پیشانی پر لکہا ہے کہ ہمقوم جہنمی ہین جہنم سے آزاد کیے گئے ہین تو یہہ خطاب
اونکو برا معلوم ہوگا عرض کرین گے الہی جسطرح تو نے ہمکو دوزخ سے آزاد کیا ہے اسیطرح ہم امیدوار
ہین کہ یہہ خطاب بہی ہمارا ہم سے دور ہو پہر اللہ تعالی اوس مکتوب کو اونکی پیشانی سے دور کرے گا
پہر کوئی نکہیگا کہ یہہ لوگ دوزخ سے آئے ہین جسوقت کافر دیکہین گے کہ یہہ قوم مسلمان دوزخ سے
نکلکر بہشت مین گئے تو سب بول اوٹہین گے ای کاشکے ہم بہی ایماندار مسلمان ہوتے تو ہم
بہی اسیطرح دوزخ سے نکلکر بہشت مین جاتے ابدالآباد دوزخمین نرہتے انسؓ سے روایت ہے
کہ قیامت کے دن موت ابلق بہیڑ کیصورت پر لائی جائیگی اور بہشت والونسے کہا جائیگا کہ تم
اسکو پہچانتے ہو سب بولین گے کہ البتہ ہم پہچانتے ہین کہ یہہ موت ہی پہر موت کو دوزخکی طرف کرکے
کافرون کو دکہلاوین گے اونسے فرشتے کہین گے کہ تم پہچانتے ہو کہ یہہ کون ہے کافر کہینگے
کہ ہان یہہ موت ہے پہر موت کو درمیان جنت اور دوزخ کے ذبح کرین گے تب فرشتے جنت
کیطرف متوجہ ہوکر کہین گے ای اہل بہشت اب تم ہمیشہ بہشت مین چین و آرام کرو اب تمکو کچہ
خوف ہی نہ رنج اب تمہاری موت بہی ذبح ہوئی اب کبہی تمکو موت نہ آویگی سب پکار کر بولین
گے کہ الحمد للہ ہمکو اللہ تعالی نے بہشت کا وارث کردیا جو وعدہ ہمارے رب نے ہم سے
کیا تہا پورا ہوا پہر ملائک دوزخکی طرف اپنا مونہہ کرکے کہین گے ای دوزخیو تمہاری موت
ذبح ہوئی ہے اب تمہاری موت کو بہی موت آئی اب تم ہمیشہ دوزخ مین پڑے رہو تم کافر اور
مشرک تھے بہشت تمپر حرام ہی اب تم پکارو اونکو جنکو تم دنیا مین سوا خدا کے مدد کے واسطے
پکارتے تھے اور بلاؤ اونکو جنکو خدا کا شریک ٹہراتے تھے پہر کافر کچہ جواب نہ دینگے جب
سارے کافر یہہ طعنہ تشنیع سنینگے تو مایوس ہوکر کہین گے اب ہماری آس دوزخ سے

نکلنی کی نہین رہی پھر اللہ تعالی کیطرف سے آواز سنین گے کہ جیسی تم ہمکو اور آج کے دنکو دنیا مین بھولگئی تھے
اب ہمنے بھی تمکو فراموش کیا پھر دروازہ دوزخکا بند ہوجاویگا کبھی نہ کھلیگا الہی مسلمان کرکے دنیا سے اوٹھا
اور اپنے قہر سے بچانا حدیث مین روایت ہے کہ جب جہنم کو قیامت کے دن کھڑا کرینگے تو سارے پیغمبر اپنی اپنی امت
کے ساتھہ اوسکے کنارے کھڑے ہونگے اور سبکے نامہ اعمال ہاتھہ مین دیئے جاوین گے اور جب دوزخکو دیکھینگے
اور اوسکی آواز کو پانسو برس کی راہ سے سنین گے تو ہر شخص کہہ اوٹھیگا نفسی نفسی یہانتک کہ خلیل اللہ اور
کلیم اللہ بھی نفسی نفسی بول اوٹھین گے ہر پیغمبر اپنی اپنی امت سے کہیگا کہ ہمکو طاقت بخشانے کی نہین ہے ہم اپنی
حالمین خود گرفتار ہین پھر ہمارے حضرت بولین گے امتی امتی لیکن جسوقت آگ اونکے نزدیک آویگی تو جناب پیغمبر
فرماوین گے کہ ای آگ طفیل نمازیونکے اور طفیل صدقہ دینے والونکے اور طفیل روزہ دارونکے ان لوگونکی پاس سے
چلے جاوہ نہ جاویگی پھر جبرئیل کہین گے کہ رسول اللہ یون کہتی کہ ای آگ تصدق رونیوالونکی اور طفیل توبہ کرنیوالونکی
اسکے پاس سے چلی جا جب حضرت اسطرح سی کہین گے پھر وہ آگ چلی جاوے گی اور حدیث مین آیا ہی کہ
بعضی گنہگار ونکو جو دنیا مین خوف الہی سے روتے ہین اونکو کنارے دوزخکے کھڑا کرینگے اور آگ قصد جلانے کا
کریگی پھر فرشتے اوسیوقت اون گنہگارونکے آنسو ونکو لاکر آتش دوزخ پر چھڑکین گے وہ آگ فی الفور ٹھنڈی ہوجاوے
گی اور لکھا ہی کہ ایک شخصکو ملائک پکڑکر دوزخکی طرف لیجاوینگے وہ بندہ اپنے رب سے کہیگا کہ یارب تیرا رسول فرمایا
کرتا تھا کہ جو کوئی روئے خوف خدا سے یہانتک کہ ایک بال بہی تر ہوجاوے تو اللہ تعالی دوزخکی آگ سی بچاویگا الہی تو دانا
بینا ہے کہ مین دنیا مین تیرے خوف سے خالی مکامین رویا کرتا تھا مجکو دوزخمین نہ ڈالنا آگے تو مختار ہی اور تیرا رسول برحق ہے
پھر اوسکو اللہ تعالی رونیکی برکت سے بخشدیگا اسیطرح سی بہت حکایتین حدیث مین آئی ہین مسلمانونکو چاہئیے کہ خباب
الہی مین توبہ کرتے رہین اور اوسکے فضل و کرم کے امیدوار رہین اللہ تعالی اپنی حبیب کے طفیل سے بخشدیگا الہی تو اپنی فضل و کرم سے
سب مسلمانونکو کفر اور شرک سے بچائیو اور مین تیری درگاہ مین یہہ مناجات کرتا ہون قبول فرمائیو بطفیل محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کے کہ جسکی شفاعت کے امیدوار ہم سب گنہگار ہین آمین یارب العالمین مناجات

الہی اپنی نبی کا بھی مزار دیکھا	حریم کعبہ کا اپنی بھی حصار دیکھا	نگاہ رکھہ تو بھی ای خدا گنہگارونسے	الہی مجکو گناہونکا تو نہ بار دیکھا
الہی مجکو بچانا تو شرک و بدعت سے	نہ راہ مجکو صلوات کی نہ نہار دیکھا	الہی تجھسے دعا ہی یہی ہی ہر دم	کہ مجکو شہر مدینہ یہی یکبار دیکھا
یہی مین کہتا ہون تجھسی ہی خلق اوندا	کہ فاسقونکا نہ تو مجکو کاروبار دیکھا	بچانا میرے تئین حق تو کار شیطان سے	نہ راہ مجکو تو شیطانکی خار دار دیکھا
بچانا مجکو خدا کبر و رشک سے	بہت تو میرے تئین غم و انکسار دیکھا	الہی سخت گرفتارون گنہگارونمین	نہ راہ مجکو بدونکی تو زینہار دیکھا
الہی مجھپہ سدا اپنی رحمت کا ہو کرم	تو مجکو راہ محمد کی استوار دیکھا	الہی عشق مجازی سی تو رہا کیجو	مجھی تو عشق حقیقی کی بہار دیکھا
	الہی بخشدی فیاض کی خطاؤنکو	جہاں احمد مختار باوقار دیکھا	تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد پروردگار خالق جنت و نار اور نعت احمد مختار شفیع امت گنہگار کے سب مومنین خاص و عام پر ظاہر ہو کہ پہلے اس خاکسار مطلق فیاض الحق قصبہ محمدی کے رہنی والے نے ایک رسالہ قیامت نامہ شداید دوزخیین معتبر حدیثون سے انتخاب کر کے بموجب خواہش ایک دوست باصدق وصفا محمد رضا کے لکھا تھا سو اوسکو پڑہکر اکثر مرد اور عورتون نے گناہو نسے توبہ اور استغفار کیا پھر ایکدن دوست ممدوح نے اس عاجز سی ارشاد کیا کہ اب ایک رسالہ مختصر بہشت کی نعمتون کا مع کیفیت دیدار خدا زبان ہندی سلیس مین ایسا جمع کر کہ مسلمان سنکر خوش ہو جائین کیونکہ جہان حال نذیر کا بیان کیا ہی وہان بشیر کا بہی چاہئی اسواسطے بموجب فرمایش دوست موصوف کے قران اور حدیث اور روایات صحیحہ سے استنباط کر کے سن ۱۲۶۵ بارہ سو پیسٹھ ہجری مین اس رسالیکو تالیف کیا کہ جو مسلمان اسکو پڑہین للہ میرے واسطے دعا خیر کرین کہتی ہین کہ جب حضرت رسول کریم علیہ الصلواۃ والتسلیم جناب باری کے حکم سے اپنی امت گنہگار کو دوزخ سے نکالکر نہر الحیوۃ پر لیجائین گے تو اوسمین عمدہ دلوائین گے جب اوسے نکلین گے تو اون سبکا بدن سرخ مثل کندن کے چمکتا ہوگا اور بسبب خوشبو کے مہکتا ہوگا پہر اللہ تعالی کا حکم رضوان بہشت کے داروغہ کو ہوگا کہ تو امت محمدی کے واسطے کئی لاکھ براق بہشت سے لیکر نہر الحیات کے پاس لیجا یہ فرمان سنکر محمد رضوان ملائکہ بہشت سے ارشاد کریگا کہ تم سب براقونکو سجکر نہر الحیات کے پاس لیجاؤ اور امت محمدؐ کو سوار کر کے بہشت کے دروازے پر پہونچاؤ غرضکہ لاکھون فرشتے براقونکو جواہرات کے

زین سے آراستہ کرکے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین لائین گے اوسیوقت
آپ اپنی تمام امت کو سوار کرائین گے اور آپ خود تخت رفرف پر سوار ہوکر سب کے آگے آگے چلین گے
اور ہر طرف سے ملایک نورانی جلوس مین ہوکر طُوْبٰی لَکُمْ طُوْبٰی لَکُمْ پکارتے ہونگے اور ہر ایک عورتین نہایت زیبائی و آرائی
اپنے خاوند کے مطیع نور کے ہودجون مین بیٹھکر اپنے اپنے خاوندون کے ساتھ بہشت کیطرف چلین گی اور
اوس جلوسمین ہر مرد اور عورت کے سر پر چڑیان خوبصورت رنگ و الوان اپنی اپنی بولیان بولتی ہونگی اور فرشتے
حاملان عرش تماشا دیکھتے ہونگے جب اسیطرح سواریان کنارے بہشت آکھڑی ہونگی تو رضوان و
لوگون کے استقبال کے واسطے آئیگا اور کمال خوشی سے یہہ آیت زبان پر لائیگا کہ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ
طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِیْنَ یعنی سلامتی ہووے اوپر تمہارے تم خوش ہوئے پس داخل ہو
اس بہشت مین ہمیشہ کو یعنی اب کبھی تم نہ نکلوگے یہہ آیت سنکر سب امت محمدی اپنے پیغمبر صاحب کے
ہمراہ ہوکر بہشت مین داخل ہونگے جب لوگ مکانات اور باغات اور نہرین بہشت کی دیکھین گے تو
مارے خوشی کے یہہ آیت شریف پڑہینگے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ
نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ یعنی سب تعریف واسطے اللہ کے ہے کہ جسنے سچا کیا
ہمسے اپنے وعدہ کو اور وارث کیا ہمکو بہشت کی زمین کا جگہ پکڑین ہم بہشت مین جہان جی چاہے یعنی جہان
ہمکو کوئی روکنے ٹوکنے والا نہین پس کیا اچہا ہے ثواب نیک عمل کرنیوالونکا پھر کہینگے شکر ہی خداوند
کریم کا کہ جسنے دور کردیا ہم لوگونسے خزن و ملال کو روایت ہے کہ جب بہشتی بہشت مین داخل ہونگے تو اول
اونکو اوس مچھلی کا کباب ملیگا کہ جو ساتون طبقہ زمین کو اپنے پیٹھ پر اوٹھا رہی ہے اور نام اوسکا بہموت ہے
ہے بلکہ ایکدن اوس مچھلی نے جناب باری مین دعا کی تھی کہ ای رب میرے کباب اپنے دوستونکو کھلانا
اوسکے جواب مین حق تعالی نے فرمایا کہ ای مچھلی تیری کلیجی کے کباب اون لوگون کو دونگا کہ جو لوگ کفر
اور شرک سے توبہ کرتے ہین اور پانچون وقت کی نماز پڑہتے ہین اور ماہ رمضان کا روزہ رکہتے اور اپنے
مالونکی زکوۃ نکالتے ہین اور مقدور ہوتے حج ادا کرتے ہین یہہ بات سنکر وہ مچھلی بہت خوش ہوئی روایت
ہی کہ جب لوگ بہشت کے اندر جائین گے تو آس پاس حوض کوثر کی کہڑے ہونگے اور اوس حوض کا
پانی برف سے زیادہ ٹہنڈا اور دودہ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور گلاب اور کیوڑے سے
زیادہ خوشبو آتی ہے اور وہ حوض چوگرد جواہرات و یاقوت سے جڑا ہے اور کیوڑے اوسمین سنہری اور روپہلے
ترتی ہین اون کیوڑونمین ایسی چمک ہی کہ جیسی آفتاب کی چمک ہو بلکہ اوسکی چمک سے آنکہہ جہپک جاتی
ہی لیکن اون کیوڑونکی طرف سبکی آنکہہ تکتی رہ جائیگی اور وہ حوض اسقدر چوڑا ہے

کہ اگر کوئی تیز رو گھوڑا اسطرف سی اوسطرف کو جاوے تو ایک مہینہ مین پہونچے کتاب بہشت بہشت
مین لکھا ہے کہ حوض کوثر کے اوپر ایک منبر نور کا رکھا ہی اوسپر جناب رسالت مآب بیٹھین گے اور اوس
حوض کے چارون کونو پر چار یار باوقار بہی بیٹھی ہونگی پہلے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم
کٹورہ حوض سے بھر کر حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو دین گے اور وہ دوسرے کونے پر حضرت عمر رضؓ کو حوالہ کرینگے
اور وہ تیسرے کونے پر حضرت عثمان رضؓ کے پاس پہونچاوین گے اور وہ چوتھے کونے پر حضرت علی رضؓ کو
سپرد کرین گے پھر حضرت علی حوض کوثر کا پانی سب مومنونکو عطا کرین گے وہ پانی اسقدر ہاضم ہے
کہ جو کوئی ایک بار اوسکو پیوی پھر پیاس نہ لگے اور جو کوئی نشہ کھاوے یا پیوے اوسکو حوض کوثر کا
پانی نہ ملیگا ایک سال اس خاکسار نے اوستاد نا و مولانا محمد معین اسکنہ اللہ تعالی فی اعلی علیین کے
وعظ مین سنا تھا کہ آپ فرماتی تھی کہ ایکدن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم صحابہ کرام کے ساتھ
اپنی دولتسرا کیطرف تشریف لئی جاتے تھے آپ نے مخاطب ہوکر اونسی فرمایا کہ قسم ہی اوسکی کہ جسکی
ہاتھ مین محمد کی جان ہے کہ تم بہشت مین اپنا اپنا مکان اسطرح پہچانوگی کہ جیسا تم یہان دنیا مین اپنا اپنا
مکان پہچان لیتے ہو دیوارین اوسکی روپہلی سنہری اینٹون کی بنی ہین اور گارے کی جگہ مشک اور
زعفران لگا ہوا اور کنکریان وہان کی سچی موتی آبدار ہین اور ایک نہر لطیف معلق ہوا پر بہتی ہی اوسکا نام تسنیم ہے
اور بہشت مین بعضی مکان بہشتیون کے معلق ہوا پر بیستون بنے ہین اور بعضی مین کوئی بنگلہ موتیکا اور کوئی زمرد
سبز کا اور کوئی یاقوت سرخ کا ہے اور لاکہون محل جواہرات کے تیار ہین اور بہت مکان خدا کے دوستونکے
واسطے ایسے شفاف بلور کے پاکیزہ اور مصفا بنے ہین کہ اندر کی چیز باہر سے اور باہر کی چیز اندر سے
معلوم ہوتی ہے اور ایک ایک محل ساٹھ ساٹھ کوس کا ہے اور بعضی مکان یاقوت کے ستونون کے اوپر
قبون کی طرح ہین اور وہان کے مکانونکی چھت ایسی شفاف ہے کہ لیٹے ہوئے آسمانکے ستارے گن لو اور
تراکت کا یہہ ڈہنگ کہ ستر ستر کپڑونسے رنگت بہشتیونکے بدنکی پھوٹ نکلی گی اور وہان سورج کی روشنی نہ اندھیرا نہ اوجالا
بلکہ عرش کی روشنی ہے صبح صادق کی سی روشنی ہوگی یہہ تعریف سنکے اصحابون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ
یہہ مکان خاص پیغمبر اور شہیدونکو ملینگے یا اور مسلمانون کو بہی میسر ہون گے آپ نے ارشاد کیا کہ جسنے
شرک سے توبہ کی اور پیغمبرونکو سچا جانا اور مسکینونکو کھانا کھلایا اور مسلمانونسے محبت اور اخلاص سے بولے
اور ترش رو نہوئے اور آپسمین چرچا سلام علیک کا کرتا رہے اور بغض و حسد مسلمانونسے نرکہے اور خدا
کی بلاؤنپر صبر کرتا رہے اور سب لوگ پڑے سوتے ہون اکیلا اوٹھکر تہجد کی نماز پڑہے اور مال اپنا
خدا کی راہ مین خرچ کرتا رہے انہین لوگون کو وہ مکان بہشت مین ملینگے صحیح روایت

سے سات بہشت ہین مگر آٹھوین بہشت کے نام مین اختلاف ہی پہلی بہشت چاندی خالص کی بنی ہے
اوسمین جو گنہگار کہ دوزخ سے نکلکر بہشت مین جائین گے وہ رہین گے اوسکا نام دار الخلد ہے اور دوسری
بہشت سونی کی ہے اوسمین مالدار زکوٰۃ نکالنے والے رہین گے اوسکو دار المقام کہتے ہین
اور تیسری بہشت یاقوت سرخ سے طیار ہی وہ اونکے واسطے کہ وہ جو لوگ مصیبت مین صبر
کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم کیون فریاد کرین یہ مصیبت اور دکھہ تو اللہ ہی کی طرف سے ہمکو ملا ہے
جزع فزع کرنا نچاہیے غرض کہ اوس بہشت کا نام دار السلام ہے اور چوتھی بہشت زمرد سبز کی
بنی ہے اوسمین غازی اور زاہد اور عابد رہین گے اوسکا نام عدن ہے اور پانچوین بہشت فقط
موتیون کی تیار ہی اوسکے اندر عالم باعمل اور حافظ قرآن داخل ہونگے اوسکو دار القرار
بولتے ہین اور چھٹی بہشت فقط سرخ لعل کی مرتب ہی اوسمین شہید لوگ اور موذن بلند اذان دینے
والے رہین گے اوسکا نام نعیم ہی اور ساتوین بہشت نور کی ہے اوسمین اولیاء اللہ جو یہان
ہر وقت خدا کی حضوری مین رہتے ہین درویش توکل کرنیوالے اوسمین استقامت کرین گے اوسکا
نام جنت الماوا ہے اور آٹھوین بہشت جو نور علی نور ہے وہ سب بہشتون کے اوپر بیچ
چوڑی ہے اور وہین نور الہی کی تجلی نظر آئے گی اوسمین ہمارے جناب سالک مآب صلعم
مع صحابہ اور اہل بیت اور سب پیغمبر لوگ رہا کرین گے اوسکا نام جنت الفردوس ہے بلکہ
حضرت نے فرمایا ہے کہ اپنے رب سے جنت الفردوس مانگا کرو اور ایک ایک بہشتی کا مکان سو
سو منزل تک ہے اور ہر بہشتی کے محل سو سو درجے کے بنے ہین اور ہر درجہ ہیرے اور زمرد اور یاقوت کا
بنا ہے اور ہر ایک درجہ اتنا لنبا اور چوڑا ہے کہ جیسا آسمان اور زمین مین فرق ہے اور بہشت مین ایک
ملک بڑا نظر آئیگا چنانچہ اللہ تعالی ہمارے حضرت سے ارشاد فرماتا ہی اِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا
وَّ مُلْکًا کَبِیْرًا یعنی اور جب دیکھے گا تو اوس جگہ کو یعنی بہشت کو تو دیکھے گا تو نعمت اور ایک ملک
بڑا یعنی ہزارون لاکھون کوس تک بہشت مین اوسدن جگہ ہو جائیگی پھر اصحابون نے ایکدن
عرض کیا کہ یا رسول اللہ بہشت مین اوسدن کون کون شخص داخل ہونگے فرمایا کہ جو لوگ کفار
سے جہاد کرتے ہین اور اونکو بڑھ بڑھ کر تیر لگاتے ہین اور جو لوگ کہ گھر سے وضو کر کے مسجد مین
جماعت کے واسطے جاتے ہین اور منتظر دوسرے وقت کے مسجد مین بیٹھے رہتے ہین اور جو حافظ
قرآت کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کے قرآن مجید پڑھتے ہین اور جو لوگ کہ آفتون پر صبر کرتے ہین یہہ
سب جلدی جلدی اون رحمتون پر چڑھنے لگین گے اور جناب رسول مقبول نے فرمایا کہ

بہشت مین اور بڑے بڑے درجے نور کے بنے ہین ہر درجے مین ایک ایک حور بیٹھی ہوئی اون لوگون کو بلاتی ہی کہ جو بادشاہ اور حاکم عدل کرتے ہین اور جو لوگ کہ غریبونکی سفارش امیرون کے پاس جاکر کرتے ہین اور جو لوگ کہ خدا پر توکل کرتے ہین اور جو مسکین ہوکر خدا کی بندگی اور عبادت مین چست و چالاک رہتا ہی حدیث مین روایت ہی کہ ایک دن ایک شخص نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجکو کمال خوشی ہی کہ آپ کی زبان گوہر فشان سے کچھ بہشت کا حال سنون آپ نے فرمایا کہ سن ایک ایک موتیکا محل بہشت مین ایسا بنا ہے کہ جسکی اندر ستر ستر حویلیان سرخ یاقوت کی تیار ہین اور ہر حویلی کے اندر ستر ستر مکان سبز زمرد کے بنے ہین اور ہر مکان مین ستر ستر تخت جواہرات کے مرصع دھرے ہین اور ہر تخت پر ستر فرش ہر رنگ کے بچھے ہین اور ہر فرش پر ایک ایک حور بیٹھی ہے اور ہر مکان مین ستر ستر غلمان کھڑے ہین اور ہر مکان مین ستر ستر خوان کھانی کے ہین اور ہر مکان مین روپہلے سنہرے برتن بھی موجود ہین اور فرمایا جناب رسول علیہ السلام نے کہ ادنے بہشتی کو ہزار خادم ملینگے اور کسیکو پانچ ہزار کسیکو دس ہزار یہہ سب غلام خوبصورت بے ڈاڑھی مونچھ کے ہونگے ایک شخص اور بول اوٹھا کہ یارسول اللہ بھلا ہم لوگونکو بہشت کے مکان کیونکر ہاتھہ لگینگے فرمایا کہ جو کوئی مسجد بناوے اور غریبون کے یہوہ کھانے کے واسطے باغ لگاوے اور جو کوئی مسکینونکو کھانا کھلاوے اور جو کوئی چار رکعت سنت عصر کی ہمیشہ پڑہتا ہے اور جو کوئی مغرب و عشا کے بیچمین دس رکعت نماز نفل پڑہے اور جو کوئی ضحے کے ہمیشہ نماز پڑہتا ہے اور جو کوئی شب جمعہ مین روزہ دھاپڑے رہنا ناغہ نکرے اور صبحکو جمعہ کے دن روزہ بھی رکھے اور بازار مین چلتے ہوئے کلمہ توحید زبان پر جاری رکھے اور جو کوئی دس بار سورۂ اخلاص وقت کی نماز کے بعد پڑہتا رہے تو ان چیزونکے کرنے سے لاکھہ نیکیان اللہ تعالے اوسکو عطا کریگا اور لاکھہ بدیان دور کریگا اور جب وہ شخص مریگا اوسکو جنت کی مکان عنایت ہونگے یہہ حدیث سنکر حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجکو بڑا ارمان ہے کہ جنت مین اپنے واسطے بہت سے محل بناؤن یہہ کام تو مین کرتا ہون جو آپ نے فرمائے حضرت نے فرمایا کہ اب آگے بہت محل اللہ تعالی کے فضل و کرم سے ملینگے اور جس گھر وہ نے مارے فاقون کے پیٹ پر پتھر باندہکر جہاد کیا ہوگا اور جس قوم نے بیخ اور براہ حق کو یکسان جانکر کبھی کوئی آن یاد الہی اور شکر ایزدی سے غفلت نکی ہوگی اور جو لوگ کہ بھائے مسلمانون کے قبر اللہ کہود دیتے ہین اور جو لوگ کہ وہ مسلمانون کا جھگڑا فیصل کردیتے ہین اور جو لوگ کہ نماز مین ہو برابر صف باندہکر کھڑے ہوتے ہین ان سب کے واسطے جنت مین بڑے بڑے محل سرخ

یاقوت کے ملینگے اور فرمایا جناب علیہ الصلوۃ والسلام نے کہ تحقیق اللہ تعالی فرمائیگا دن قیامت
کے کہ کہان ہین وہ لوگ جو پاکر کہتے تھے اپنے کانونکو لہو کی بات سننے سے اور بچاتے تھے دنیا مین
اپنے تئین مزامیر شیطان سے یعنی راگ اور باجون کے سننے سے پھر اللہ تعالی فرشتون سے فرمائیگا کہ
ان لوگونکو میری حمد سناؤ اور خبر کرو اس بات کی کہ نہ انکو خوف ہے اور نہ غمگین ہونگے اور ای فرشتو انکو
داخل کرو مشک کے باغ مین پھر ملائیک ان لوگونکو اپنے ساتھ بہشت مین لیجائینگے روایت کی اس
حدیث کو زرین محدث نے محمد ابن المنکدر رضی اللہ عنہ سے اور فرمایا علیہ السلام نے کہ جنت الفردوس
سے چار نہرین نکلین ہین وہ سب بہشتیونکے مکانونکے تلے جاری ہین ایک نہر تو خالص پانی کی اور
دوسری دودہ کی اور تیسری شراب طہور کی اور چوتھی شہد خالص کی چنانچہ اللہ تعالی خبر دیتا ہی
فیہا انہار من ماء غیر اٰسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ
للشاربین وانہار من عسل مصفی یعنی بیچ اوسی بہشت کے نہرین ہین پانی سے بن بگڑا ہوا
یعنی اوس نہر کا پانی بہت صاف ہی دراگدلا نہین اور نہرین ہین دودہ کی کہ نہ بدلا گیا مزہ اونکا یعنی
اون نہرونمین ایسا دودہ ہی کہ کبھی پھٹتا اور جمتا نہین اور نہ کبھی کھٹا ہوتا ہی اور نہرین ہین شراب طہور
کی مزا دینے والی واسطے پینے والونکے یعنی اوسکے پینے سے تمام بدنمین خوشبو آئیگی اور نہرین ہین شہد
صاف کیے گئے کی یعنی اون نہرونمین کچرا کرکٹ اصلا نہوگا جسوقت مومنین اون نہرون سے کچھ نوش کرینگے
اوسیوقت سب کے دلونسے بغض اور کینہ اور حسد دفع ہوجائیگا یعنی کوئی آپسمین خیال نکریگا کہ میرا درجہ کیون
کم ہے اور اسکا کیون زیادہ ہے اور کوئی بات لغو کی اور جھوٹ نبولیگا جیسا کہ اللہ تعالی ارشاد کرتا ہے
لا یسمعون فیہا لغوا ولا کذابا یعنی نہ سنینگے بیچ اوسی بہشت کے کوئی بات لغو کی اور نہ جھٹلانا
اور دوسری جگہ فرماتا ہی لا یسمعون فیہا لغوا ولا تاثیما الا قیلا سلاما سلاما یعنی نہ سنینگے بیچ اوسکے
کوئی بات بیہودہ اور نہ گناہ کی باتین مگر یہی کہنا کہ سلام ہی سلام ہے یعنی بہشت مین ٹھٹھے بازی اور
واہیات نہین مگر سب مومنین ملکر آپسمین سلام علیک کا چرچا کرینگے اور مبارکبادیان
دیا کرینگے اور وہان تھوک اور میل کچیل کچھ نہوگا اور پیشاب اور حاجت ضرور کی حاجت نہوگی اور عورتین حیض
اور نفاس سے پاک رہینگی اور بہشت مین داڑہی اور مونچھہ یا اور جگہہ کے بال اصلا نہونگے مگر سر کے بال
اور بھوین اور پلکین سبکی ہونگی مگر قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اپنے رسالہ مین لکھا ہے کہ بہشت
مین داڑہی سوا حضرت آدم اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت ہارون ع کے اور کسیکے
نہوگی واللہ اعلم اور بہشت مین سب کچھہ کھائین گے بدنمین پسینا آجائے گا اور ڈکار

خوشبو کی آکر سب کھانا ہضم ہو جائیگا یون آرام تو ہر طرحکا حاصل ہیگا مگر نیند نہ آئے گی اور نہروں کے
دو طرفہ درختون کی ڈالیان جھکی ہین جسوقت جتنی اپنے اپنے مکانون سے نکلکر نہرون پر سیر کرنے آئین گے
تو وہان کرسیون پر بیٹھ جائین گے اور ہر نہر ونسے کبھی دودھ کبھی شراب طہور اور کبھی آب خالص اور
کبھی شہد نوش کرین گے جو لوگ نشہ پیتے ہین اونکو اون نہرون کی کیچر بھی نصیب ہوگی علاوہ اون نہرونکے
بہشت مین اور تین چشمے جاری ہین ایک کا نام کافور اور دوسریکا نام زنجبیل اور تیسرے کا نام
سلسبیل ہے اور ان تینون چشمون کے پانی ہر ایک جنتیون کے مکانون مین حوضون کے
اندر بھرے ہون گے اور اون چشمون کے اوپر برتن چاندی کے اور آبخورے شیشے کے رہے
ہونگے اور وہی برتن اور آبخورے بہشتیونکے گرد پھرین گے گویا کہ زبان حال سے یون بولین گے
کہ ہمکو ان چشمونسے پانی بھر کر پیو چنانچہ اللہ تعالی اسی مضمون سے خبر دیتا ہی وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ
مِّن فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا۠ قَوَارِيرَ مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا۠ وَيُسْقَوْنَ
فِيهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا۠ عَيْنًا فِيهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيلًا۠ یعنی اور پھرائے جائین گے
اوپر اونھین بہشتیون کی برتن چاندی کے اور آبخورے شیشے کے بنائے ہوئے چاندی کے
یعنی اوسکا روپا ایسا شفاف ہے کہ جیسا شیشہ چمکتا ہو اندازہ کیا ہی اوسکو اندازہ کرنا اور پلائے
جائین گے بیچ اوسکے پیالے سے کہ ملونی ہے اوسکی سونٹھ کی ایک چشمہ ہی اوسمین کہ نام
اوسکا سلسبیل ہے اب آگے بہشت کے باغونکا حوال سن لینا چاہئی کہتی ہین کہ سب بہشتیونکے
مکان کے سامنے دو طرفہ باغ خوشگوار لگے ہین اور ایک ایک درخت کا سایہ اتنا بڑا ہے کہ اگر اوسکے
نیچے کوئی سوار گھوڑا دوڑاوے تو سو برس مین دوسرے درخت کے سایہ مین پہونچے اور وہانکے
درختون کی جڑ اوپر کیطرف ہین اور شاخین نیچی جھکی ہین کہ بے تکلف بیٹھے بیٹھے لیٹے لیٹے میوے
توڑ لے اور نوش جان کیجے اور ایک ایک درخت مین ہر رنگ کے پتے ہین اور کوئی شاخ
موتیونکی اور کوئی زمرد کی ہے اور کوئی شاخ سونے اور روپے کی بھی ہے اور ایک ایک میوہ اونٹ
کی کھال کے برابر ہی اگر وہ توڑ کر کھاوے تو شہد سے زیادہ شیرین اور کیوڑے سے زیادہ
خوشبو آتی ہے اور جسوقت بہشتی لوگ میوہ کھانے کا قصد کرین گے تو اوسیوقت شاخین منہ کے
آگے آلگین گی چنانچہ اللہ تعالے بشارت دیتا ہے وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ
قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا یعنی اور نزدیک ہونگے اوپر اونکے سائے اونھین درختون کے اور
نزدیک کیے میوے اونکے ازروے نزدیک کرنے کے اور بعض میوہ بہشت کا ایسا لطیف

جب کوئی اوسکو توڑیگا تو ایک عورت نوجوان حسین خوش انداز اور خوش لباس اور خوش کلام اوسمین سے نکل کر اوس شخص کے خادمہ ہوگی اور ہر بہشتیونکا قد حضرت آدم علیہ السلام کے قد کے برابر ہوگا یعنی اونھین ساٹھ ہاتھون سے ساٹھ ہاتھ کا باقی اعضا سب اوسکے موافق اور سب کے سب خوش وضع تینتیس ۳۳ برس کے عمر مین ہونگے اور دمبدم ذکر الٰہی مین شاغل رہین گے جسطرح لذت ظاہری سے مالا مال ہونگے اوسیقدر باطن بھی نور الٰہی سے معمور ہوگا اور بہشت مین ایک درخت کہ نام اوسکا طوبےٰ ہے وہ درخت جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکان مین ہوگا ہے اور اوسکی شاخ ہر امتی کے مکان مین ہے اور اوس درخت کے پتونمین ایسا رنگ ہی کہ گویا ہر باغ کا پھول خوشبودار کھلا ہوا اور جب اوسکے پتونمین ہوا لگتی ہی تو اسقدر آواز مست آتی ہی کہ گویا گت لگی ہو روایت ہی کہ اللہ تعالیٰ کا حکم طوبیٰ کو ہوگا کہ جو چیز میرے بندے تجھ سے طلب کرین فی الفور دیجیو پھر بہشتی اگر گھوڑا طلب کرین کے یا ناقہ خوبصورت زرین کجاویگا درخت سے مانگین گے فی الفور ہ دونو سوار یا سج کر طوبےٰ کے اندر سے نکلین گی اور جس پوشاک کو جی چاہیگا اوس درخت سے موجود ہو جائین گی اگر مسواک کو لکڑی تلاش کرینگے نہ ملی گی اور بہشت کے درختون مین کہی پت جہاڑ نہوگی اور سب درخت وہان کے بے خار ہین اور بعضی روایتونمین دیکھا ہی کہ بہشت کا میوہ بارہ بارہ گز کا ہی اور کسی میوہ مین گٹھلی نہین

مشارق کے حدیث مین لکھا ہی کہ ایک شب حضرت ابراہیم علیہ السلام ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دکھلائی دئے کہا کہ ای محمد تم اپنی امت سے میرا پیغام کہو کہ بہشت مین اچھی اچھی نہرین ہین اور صاف میدان ہی اوسمین درخت نہین اکثر تم کلمہ تمجید پڑھا کرو کہ اوسکی برکت سے تمہارے واسطے بہشت مین درخت پیدا ہون اور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی اللہ کیواسطے یہان دنیا مین ایک درخت لگاوے تو اوسکے واسطے ایک درخت جنت مین لگایا جاتا ہے اور بہشت کے درختون پر چڑیان اپنی اپنی بولیان اسقدر خوش آواز سے سوز کی بولتی ہین کہ جو اونکی آواز سے مست ہو جائے اور درختون کے تلے تخت نور کے رکھے ہین اونپر فرش سندس اور استبرق کے بچھے ہین سندس باریک لاہی اور استبرق گاڑھے بافتہ کو کہتے ہین اور ہر ایک بہشتی کے سر پر ہوتیونکا تاج ایسا رکھا ہوگا کہ ایک ایک تاج کی قیمت تمام جہان کی بادشاہت کے برابر ہوگی اور ہر ایک بہشتی کو سونے اور روپے اور موتیون کے کنگن ہاتھون مین پہنائے جائین گے چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ

هم یہ لوگون کو خوشخبری سناتا ہی کہ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَّلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ترجمہ اوسکا یہہ ہے کہ تحقیق اللہ داخل کرتا ہی اون لوگونکو کہ ایمان

لائے اور کام کئے اچھے بہشتیون مین کہ اوسکے نیچے نہرین بہتی ہین پہنائے جائین گے کنگن سونے
اور موتیون سے اور لباس اونکا بیچ اوسکے ریشمی ہے اور جہان تک پانی وضو کا ہاتھ پاؤن مین لگتا
ہے وہان تک زیور چاندی اور سونے اور موتیون کا مومنون کو پہنائینگے یہان دنیا مین مردونکے
لیے چاندی سونے کا زیور اور ریشمی کپڑا مثل اطلس اور گلبدن کے پہننا بہت منع ہے بلکہ حرام ہے
اور چھوٹے لڑکون کو بہی ریشمی کپڑا پہنانا ماباپ پر منع آیا ہے چنانچہ ہدایہ مین بہی اس امر کو ممنوع
لکہا ہے ترجمہ ہدایہ کی عبارت کا یہہ ہی کہ مکروہ ہے یہہ کہ پہنائے جائین لڑکے زیور اور کپڑا ریشمی
جیساکہ حرام ہے بیچ حق مردون کے پہنا زیور اور ریشمین کپڑونکا اور جیساکہ شراب پینا حرام ہے ویسا
پلوانا بہی شراب کا حرام ہی گو کہ آپ نہ پیتا ہو اور شراب کا محصول بہی لینا حرام ہی اور حدیث شریف
مین آیا ہی کہ جو یہان ریشمی کپڑے پہنے اوسکو بہشت کے ریشمی کپڑے نہ ملین گے اور بہشت مین سب کا
اخلاق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سا ہوگا اور سب کی خوش آوازی حضرت داؤد کی سی ہوگی
اور قرطبی سے روایت ہے کہ جب مومنین قبرون سے اوٹھین گے تو حساب کتاب تک
سبکی زبان سریانی ہوگی اور جب کہ بہشت مین داخل ہونگے تو سب کی زبان عربی ہوجائیگی
روایت ہی بہشت مین بعضی مومن مرد اور عورت اپنی اولاد کو یاد کرینگے اور یون دعا مانگین گے
کہ الہی ہمارے جگر کے ٹکرے کہان ہین ہمنے اونکو گود مین پالا تہا وہ لڑکائے مین مرگئی تہی تو خوب
جانتا ہی کہ ہمنے صبر کیا تہا اب تو ہمکو بچون سے ملادے حق تعالے ارشاد فرمائیگا کہ جو تمہارا
مرتبہ ہے وہ اوس مرتبے کو نہین پہونچے اگرچہ علیحدہ وہ مکان مین سیر کرتے پہرتے ہین
پہر ماباپ عرض کرینگے کہ خداوندا ہمکو بڑا ارمان ہے کہ ہم اونکو دیکہہ لیتے پہر اللہ تعالی اوسکے
لڑکو نسے ملوادیگا وہ لڑکے اپنے ماباپ سے عرض کرین گے کہ تمنے ہمارے مرنے مین
صبر کیا اب اللہ تعالی نے ہمکو تمسے ملوادیا حدیث مین لکہا ہی کہ جب مومنین حساب کتاب
سے فارغ ہوکر بہشت کیطرف چلین گے جو عمل نیک غالب ہوگا اوسی عمل کے دروازے سے پکارے
جائین گے مثلاً جسنے بے ریا نمازین بہت پڑہین ہونگی اوسکو باب الصلوۃ سے ملائیکہ پکارین
گے اور جسنے روزے بہت رکھے ہونگے اوسکو باب الریان سے پکارین گے اور جسنے جہاد
کیا ہے اوسکو باب الجہاد سے بلائین گے اور جسنے صدقہ بہت دیا ہے اوسکو باب الصدقہ سے پکارین
گے اور جو شخص ہر وقت ذکر الہی مین مصروف رہتا ہے اوسکو باب الذکر سے پکارین گے یہ حدیث
سنکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ بھلا کوئی ایسا شخص

شخص یہی ہے کہ اوسکو ہر دروازے سے پکارین آپ نے فرمایا کہ مجکو امید ہے کہ تجکو فرشتے ہر دروازے سے پکارین نقل کی یہہ حدیث مشکوۃ شریف سے سبحان اللہ کیا اچھا مرتبہ حضرت صدیق کا ہے کہ اونکو ہر دروازے سے ملائیک پکارین گے کہ ہمارے در سے ہوکر بہشت مین جاؤ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ جو کوئی وضو کرتے وقت سوا کلمۂ شہادت کے دنیا کی بات نکرے اور جس مسلمان کے تین لڑکے مر گئے ہون اور اوسنے صبر کیا اور شور و غل نہ مچایا ہو اور جس نے پیاسون کو پانی پلایا ہو اور غریب مسکین کو خندہ پیشانی سے کھانا کھلایا ہو اور مونھ سے گالیان نہ بکی ہون اور جسکو جہل حدیث یاد ہو اور جسنے یتیم بچے کی پرورش کی ہو اور جو عورت خدا سے ڈرتی ہو اور اپنے شوہر کی تابعداری کرتی ہو اور نامحرم مرد کو نہ دیکھا ہو اور اپنے تئین زنا سے بچایا ہو ان سب کو بہشت کے ہر دروازے سے پکارنے کی آواز آئے گی اور بہشت کے ہر درخت کے نیچے تختونکے اوپر آمنے سامنے سیان اور بے بیان تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے اور آپسمین محبت کی نظرونسے دیکھتے ہونگے اور شغل میوہ خوری کا کرتے ہونگے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اِنَّ اَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْاَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ تا آخر الآیۃ یعنی تحقیق رہنے والے بہشت کے اوسدن میوہ خوری کے شغل مین وہ اور بیبیان اونکی سایونمین اوپر تختون کے تکیہ لگائے ہونگے واسطے اونکے بیچ اوسکے میوے ہین اور واسطے اونکے ہے جو کچھ چاہین یعنی سب کچھ موجود ہے اور حورین بڑی بڑی آنکھین والیان بہشت کے خیمون کے اندر موتیون کیواسطے بناؤ سنگار کرکے بیٹھی ہونگی اور اسقدر اونمین حسن و صفائی ہی کہ ستر تہ کپڑونمین اونکی گودی کے ہڈی دکھائی دیگی اور جو کسی حور کا دنیا مین دوپٹہ آوے تو تمام جہان خوشبو مین بھر جاوے اور جو کوئی حور دنیا والونکو صورت دکھاوے یا آواز سناوے تو اہل دنیا کو مارے خوشی کے شادی مرگ ہوجاوے اکثر ایسے حورین ہی اہل بہشت کے سامنے مارے شرم کے سر نیچے کئے بیٹھی ہونگی چنانچہ اللہ تعالی ہمکو تمکو خوش خبری سناتا ہی وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَكْنُونٌ یعنی اور اونکے پاس نیچی بیٹھی ہونگی حورین نیچی نگاہ رکھنے والیان خوبصورت آنکھین رکھنے والیان گویا کہ انڈے چھپائے ہوے ہین اور وہ حورین کواریان ہین کسیسنے اونکا بدن نہین چھوا کیون کہ حق تعالی فرماتا ہے لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ یعنی نہین ہاتھ لگایا اونکو کسی انسان نے پہلے ان بہشتیونکے اور نہ کسی جن کا ہاتھ لگا ہے روایت ہی کہ حورین بہشت مین مردون سے کہین گی کہ شکر ہے خدا کا کہ جسنے ہمارا شوہر تمکو بنا دیا اب ہم تمکو چھوڑ کر

کہین بجائین گے ہماری آنکہین تمکو دیکہکر خوش ہوتین اور تمہاری آنکہین تمکو دیکہکر ٹھنڈی ہوین
روایت ہے کہ بہشت مین کوئی مرد بغیر عورت کے نرہیگا کسیکی پاس دو دو اور کسیکی پاس چار چار
بیبیان ہونگی اور یہان دنیا مین جس عورت نے کئی شوہر کئے ہونگے جسکے نکاح مین ہوئی ہوگی
وہی خاوند اوسکو ملیگا اور ہر ایک مسلمان کو ستر یا بہتر حورین صحبت کے واسطے ملین گے ایکطرف
حورین ہوگی اور ایکطرف نکاحی بیبیان خاوندون کی پاس محبت سے بیٹھی ہونگی اور جب دونون صحبت کرین گے تو بیبیان رشک نکرین گی اور جب عورتون کے پاس ہین گے نو حورین ٹر امانین گی جب
مرد حورونسی صحبت کرینگے تو اپنی بیبیونکے مزے بھول جائینگے اور جب بیبیون کے پاس ہینگے تو حورونکے مزے
فراموش کرینگے اسیطرح ہمیشہ ہوا کریگا مگر پھر بہی عورتین اور حورین باکرہ رہا کرین گی حدیث
مین ہے کہ جو عورت اپنے شوہر سے محبت رکہتی ہو اور اپنی تئین دوسری عورتونسے اچہا نہ جانتی ہو
اور زیور اور لباس بہنکر اترا نجاتی ہو اور نامحرم مرد کو آنکہ سے نہ دیکہتی ہو اور سوتے وقت اپنے شوہر
کے بچھونے کر دیتی ہو تو اوس عورت کا بہشت مین ایسا حسن و جمال ہوگا کہ حور بہشت کی شرمندہ
ہو جاوے گی اور اوس عورت کے پاس حورین لونڈیونکی طرح خدمت مین حاضر رہا کرین گی لکہا ہے
کہ جب مرد بہشت مین حورونسے مباشرت کرچکین گے تو ایسی خوشبو پہیلے گی کہ جیسے گلاب کی ہو
بہشت مین ناپاکی نہین ہے اور پہانے کی حاجت کبہی نہوگی حدیث مین وارد ہے کہ بہشت مین اللہ
تعالے اکثر حورونسے فرمایا کرتا ہے کہ تم اپنے اپنے خاوندن کی صورت دیکہوگی وہ عرض کرتی ہین
یارب ہان ہمارے شوہر ہمکو دکہاوے تب حق تعالی اونکی آنکہون سے حجاب دور کرتا ہے اور
وہ حورین اون لوگون کو دیکہتی ہین کہ جو ماہ رمضان مین روزہ رہتے ہین اور جو لوگ دنیا مین اچہی
نصیحتین کرتے ہین اور بری باتون سے روکتے ہین اور جو امانت مین خیانت نہین کرتے
اور ہر وقت کی نماز کے بعد دس بار سورۂ قل ہو اللہ پڑہا کرتے ہین اور جو لوگ جہوٹہ بولنے
سے پرہیز کرتے ہین اور اون نیکبخت مردون پر وہ حورین نظر کرتی ہین کہ جنکو عورتین ستاتی ہین اور
پھر وہ حورین عرض کرتی ہین کہ یارب ان سبکو تو ہمارا شوہر بنا دے کہ ہماری آنکہین ٹھنڈی
ہون یہہ سنکر حق تعالی ارشاد کرتا ہے کہ جب یہہ لوگ بہشت مین آئین گے تم اونکی خدمت مین ہمیشہ
رہوگی روایت ہے کہ جو عورت اپنے خاوند کو ستاکر مر گئی اور حالانکہ خاتمہ بخیر ہو گیا ہو پھر جب وہ
عورت بہشت مین جائیگی تو حوران بہشتی اوس عورت کو طعن و تشنیع سے کہینگی کہ اے
نادان تونے اپنے شوہر کو کیون ستایا تھا چند روز کے واسطے تیرا خاوند دنیا مین تیرے

پاس رہا اور تو نے اوسکی خاطر داری نکی اب دیکھہ تیرا خاوند ہمکو ملا ہی ہم اوسکی فرمانبرداری مثال
لونڈیون کے کرین گے حدیث مین نقل ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ بہشت مین ایک
ایک مرد کو ستر ستر حورین ملین گی اور بیبیان علاوہ بھلا سب سے مجامعت کیونکر کرین گی قوت نہ گھٹ
جائیگی آپ نے فرمایا کہ بعد مجامعت کے پھر ویسی ہی قوت باقی رہی گی بلکہ رنگ اور روپ بڑہتا جائے گا
اور ایک ایک مرد کو کئے پہلوانون کی طاقت عطا ہوگی اور بہشت کی خوبصورت لڑکے نورانی شکلین
دہانی لباس پہنے اور انکی آنکھین ایسی خوشنما کہ گویا موتی کوٹ کوٹ بھرے ہون نام اون لڑکونکا
غلمان ہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ گا ہم لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ یعنی گرد
پھرین گے اور تصدق ہونگے اوپر یعنی بہشتیون پر غلمان گویا کہ وہ موتی چہپائے ہون اور حدیث
مین روایت ہے کہ جو کافرونکے لڑکے نابالغ عمر مین مرجاتے ہین اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے حق تعالی سے دعا کرکے بہشت مین اپنی امت کی خدمت کیواسطے مانگ لیا ہے۔ وہ لڑکے
اچھی اچھی صورت بنکر بہشت مین جائین گے وہان اون لڑکون کی پاکیزہ شکلین ہو جائینگی اور
اور اونکی ایسی صورتین حسین ہونگی کہ چودہین رات کا چاند پھیکا پڑ جائیگا اور وہ لڑکے بہشت مین امت محمدی
پر عاشق ہو جائین گے اور خادمون کی طرح دل و جان سے بہشتیون کے قربان ہونگے جیساکہ
حق تعالی ارشاد کرتا ہی وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا یعنی
اور طواف کرین گے اوپر اونکے لڑکے ہمیشہ رہنے والے یعنی وہ لڑکے ہمیشہ بہشتیون کے پاس بیٹھے
رہین گے جب تو دیکھے گا ای محمد اون لڑکون کو تو تو گمان کریگا کہ یہ موتی بکھرے ہوئے یعنی اونکے
چہرے ایسے خوبصورت ہونگے کہ حضرت کو بھی معلوم ہوگا کہ گویا سچے موتی ہون اسقدر آب اونکے
چہرون مین ہوگی وہ لڑکی اور غلمان اور حورین ہر ایک مسلمان کو کئی کئی دنین شراب طہور بھر بھر کر پلائین گے
اور بہشت مین نہ نماز ہی نہ روزہ مگر سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اکثر پڑہا کرینگے
اور بہشت مین سب مسلمان اپنے اپنے یارون کے گلے مین ہاتھ ڈال کر خوشی بخوشی پھرتے ہونگے
اور اگر بعضا یار یا بھائی اتفاقا ایک جا ہونگی اور قصد کرینگی کہ اونسے چلکر ملیئے تو اونکو تخت اوڑا کر اون
یارون اور بھائیون کے پاس پہونچا دیگا اگرچہ ہزارون لاکھون کوس پر ہون اور جب ملاقات کرینگے
تو سلام علیک کہکر مبارکباد دینگے پھر وہ یار ایسمین ملکہ کہین گے کہ یارو اونکا حال ہمکو معلوم نہین کہ
جنکو دنیا مین نیک نصیحت کرتے تھے اور نماز پڑہنے کی تاکید کرتے تھے اور رسمین کفر اور شرک کی چہوڑاتے تھے
لیکن وہ لوگ دوزخ مین پڑے جلتے ہین پھر جنتی عرض کرین گے کہ الٰہی ہمکو اونکا حال دکہاوے

حکم ہوگا کہ اپنے اپنے بالاخانون پر جاؤ اور دوزخیونکا حال دیکھو آؤ کہ کسطرح گذرتی ہی پھر سب دوزن کوٹھون پر جائین گے اور کھڑکیان خود بخود کھلجائین گی اور حجاب اونکی آنکھونسے دور ہوجائیگا پھر دیکھین گے کہ ہزارون لاکھون کوس تک دوزخکی اگ مثل دریای سمندر کے پھیلی ہی اور بڑے بڑے ستون اور پہاڑ آگ کے کھڑے ہین اور تمام دوزخی مثال کیڑون کے اوپر تلے کلبلاتے ہین اور کوڑے عذاب کے مارے جاتے ہین اور فریاد کرتے ہین کہ یا اللہ تو ہمکو دوزخ سے نکال اب ہم اچھی کام کرین گے چنانچہ اللہ تعالے اون دوزخیون کے حال سے خبر دیتا ہے وَہُم یَصْطَرِخُونَ فِیہَا رَبَّنَا اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَیْرَ الَّذِی کُنَّا نَعْمَلُ یعنی اور وہ دوزخی چلاتے ہینگے بیچ اوسی دوزخ کے کہ ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو ہم عمل کرین گے اچھے اچھے سوائے اوسکے جو تھے عمل کرتے یعنی پہلے ہم کام گناہ کے کرتے تھے اب تو ہمکو دوزخ سے نکال کہ ہم اچھا کام کرین حق تعالے اونکے جواب مین فرمائیگا اَوَلَمْ نُعَمِّرْکُمْ مَا یَتَذَکَّرُ فِیہِ مَنْ تَذَکَّرَ وَجَاءَکُمُ النَّذِیرُ یعنی کیا تھین عمر دی تھی ہمنے تمکو اوسقدر کہ نصیحت پکڑتی بیچ اوسکے جو کوئی نصیحت پکڑتا ہی اور آیا تمہارے پاس ڈر اینوالا یعنے بڑھاپا اور حلا بال سب سفید دیکھکر تو گناہ سے توبہ کی ہوتی بڑھاپا دیکھکر ہی تمکو خوف نہ آیا اور برے کام کئے گئے شرماتے نہین اب فریاد تمہاری سنی نہ جائیگی پھر جنتیہ عذاب دوزخیونکا دیکھکر پوچھین گے جیساکہ اللہ تعالی فرماتا ہے فی جنات یتساءلون عن المجرمین ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین وکنا نخوض مع الخائضین بہشتی لوگ بہشت مین پوچھتے ہونگے گنہگارونسے کہ کس چیزنے ڈالا تمکو بیچ دوزخ کے کہین گے کہ نہ تھے ہم نماز پڑہنے والونسے اور نہ تھے ہم کھانا کھلاتے فقیرونکو اور تھے ہم بحث کرتے ساتھ بحث کرنیوالون کے اور ہمکو نصیحت اہل دین کرتے تھے ہم اوس نصیحت سے منہہ پھیر لیتے تھے اور ہم وعظ کے سننے سے یون بھاگتے تھے کہ جیسی گدہا شیر کو دیکھکر بھاگتا ہے چنانچہ اللہ تعالے نے ہمارے حق مین یون فرمایا تھا فَمَا لَہُمْ عَنِ التَّذْکِرَۃِ مُعْرِضِینَ کَاَنَّہُمْ حُمُرٌ مُسْتَنْفِرَۃٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَۃٍ یعنی کیا ہوا ہی اونکو نصیحت اور وعظ سے منہہ پھیرتے ہین گویا کہ وہ گدہی ہین بھڑکتے ہوئے بھاگتی ہین شیر سے وَقَالُوا لَوْ کُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا کُنَّا فِی اَصْحَابِ السَّعِیرِ اور کہینگے دوزخی کہ اگر ہم سنتے ہوتے یعنی وعظ سنکر عمل کرتے یا عقل رکھتے تو نہوتے ہم رہنے والے دوزخکے جیسا ہمنے کیا ویسا بھگتا اہل جنت یہ حال دوزخیونکا دیکھکر بالاخانونسے نیچے اوترآوینگے پھر حورون اور اپنی اپنی بیبیونسے مشغول ہونگے اور دوسری روایت مین یون آیا ہی کہ بہشت کے دالانونمین دوزخکی طرف کھڑکیان ہونگی جائین گی بہشتی لوگ اون کھڑکیونمین بیٹھکر دوزخیونکو دیکھین گے کہ آگ کے چھونون پر بیٹھے ہین اور آگ کے بالاپوش اوڑھے ہین

جیساکہ قرآن شریف مین خبر ہے لھم من جھنم مھاد و من فوقھم غواش یعنی واسطے اونکے
دوزخ مین سے بچھونا ہے اور اوپر بھی اونکے بالا پوش ہین یہہ حال دیکھکر جنتی پکارین گے چنانچہ حق سبحانہ تعالے
خبر فرماتا ہے ونادی اصحاب الجنۃ اصحاب النار ان قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فھل وجدتم ما وعد
ربکم حقا قالوا نعم یعنی اور پکارین گے رہنے والے بہشت کے دوزخکے رہنے والونکو یہہ کہ بتحقیق پایا
ہمنے جو کچہ کہ وعدہ کیا تھا ہمارے رب نے سچا پس کیا پایا تمنے جو کچہ کہ وعدہ کیا تھا تمھارے پروردگار نے
دوزخی کہینگے کہ ہان ہمنے خدا کی عبادت سے مونہہ پھیرا تھا اور اوسکی آیتون مین ہمیشہ ٹھٹھا کرتے تھے فاذن
مؤذن بینھم ان لعنۃ اللہ علی الظالمین حق تعالی فرماتا ہے پس پکار دے گا ایک پکارنیوالا درمیان
اونکے کہ لعنت ہو جیو اللہ کی ظالمون پر یعنی اوسوقت ایک فرشتہ بول اوٹھیگا کہ ای دوزخیو تمپر لعنت
ہو خدا کی کہ تم ظالم تھے خدا کا کہنا نہ مانتے تھے پھر دوزخی بدحواس ہوکر کمال عاجزی کے ساتھ ہاتھہ
پھیلاکر جنتیون کو خوشامد سے پکارین گے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی ونادی اصحاب النار اصحاب
الجنۃ ان افیضوا علینا من الماء او مما رزقکم اللہ ج قالوا ان اللہ حرمھما علی الکافرین
ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ اور پکارین گے رہنے والے اگ کے بہشت والون کو یہہ کہ ڈالدو اوپر ہمارے
کچہ پانی سے یا اوس چیز سے کہ رزق دیا تمکو اللہ تعالی نے یعنی ہم دوزخمین جل رہے ہین بھوک
پیاس ہمکو مارے ڈالتی ہے ایسی ہمکو بھوک و پیاس دنیا مین نہ لگتی تھی جسطرح یہان مارے تشنگی اور
اشتہا کے جلے جاتے ہین یہہ بات سنکر بہشتی لوگ جواب دینگے کہ بتحقیق اللہ نے حرام کیا اون
دونون کو یعنی پانی اور بہشت کے کھانون کو کافرون کے اوپر تمنے تو اپنے دین کو کھیل اور تماشے
مین کاٹا تھا اور فریب مین ڈالا تھا تمکو دنیا کی زندگی نے اور تم خدا کی آیتونسے انکار کرتے تھے آج تمکو
اللہ نے بھلا دیا جیسا تم بھلا بیٹھے تھے آجکے دن کو پھر اللہ تعالی فرمائیگا کہ ای بہشت والو اب
کھڑکیان اپنی اپنی بند کرلو یہہ بہشت تمھارے ورثہ مین ہوچکی ہے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی وتلک الجنۃ
التی اورثتموھا بما کنتم تعملون یعنی اور یہہ بہشت جو وارث کیے گئے ہو تم اسکے سبب اوس چیز کے
کہ تھے کہ تم کرتے یعنی اعمال نیک لکم فیھا فاکھۃ کثیرۃ منھا تاکلون واسطے تمھارے پیچ
اوسکے میوہ ہی بہت اوسمین سے کھاتے ہو تم اہل جنت یہہ فرمان سنکر اپنی اپنی کھڑکیان بند
کرلینگے اور تختون پر آبیٹھینگے اور پرند جانورون کے جھنڈکے جھنڈ اوڑتے ہونگے جب
جی چاہیگا کہ ہم اس چڑیا کے کباب کھائین اوسیوقت اوس چڑیا کے کباب تیار ہوکر آئینگے جب اہل جنت
کھاتے تھکینگے تو بہشت کے میوے کا مزہ بھول جائینگے چنانچہ اللہ تعالے بھی خبر دیتا ہے

وَلَحْمِ طَيْرٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ ۔ اور گوشت چڑیون کے ہین اوس قسم سے کہ چاہینگے یعنی جبکہ قصد کرینگے اوسیوقت ملجائیگا اور بہشت مین فرشتی اہل جنت سے ملاقات کیا کرینگے بلکہ مصافحہ بھی کرینگے روایت ہی کہ بہشت مین ایکعورت اپنے رب سے عرض کریگی کہ خداوندمیرا جی چاہتا ہی کہ مین پیٹ سے ہوجاؤن حکم ہوگا کہ اچھا پھر اوسکو خود بخود حمل رہ جائیگا پھر وہ عورت دو تین گھڑی کے بعد ایک لڑکا خوبصورت جنے گی اوسیوقت وہ لڑکا جوان ہوجائیگا اور جنتے وقت اوس عورت کے ذرا درد نہ اوٹھیگا نہ خون نکلے گا بلکہ وقت جنے کے ایک لذت پیدا ہوگی نقل ہے کہ بہشت مین ایک شخص اپنے پروردگار سے عرض کریگا کہ الٰہی میرا جی کھیتی کرنے کو چاہتا ہے حق تعالی فرمائیگا کہ ای شخص جرصون بھرا تیرا پیٹ کھیتی کرنے سے ابتک نہین بھرا وہ عرض کریگا کہ ای رب البتہ میرا پیٹ تو نعمتون سے بھر گیا اسوقت میرے دلمین یہی خیال آگیا پس اوسیوقت دو فرشتی بیلون کے شکل بن جائینگے اور ایک ہل سونیکا موجود ہوجائیگا وہ شخص اون بیلون پر ہل رکھکر کھیت جوتیگا اسوقت دوسری طرف جوتتا ہوا جائیگا بیجے سے کھیت سرسبز پائیگا اور خود بخود وہ کھیت کٹکر ڈھیر لگجائیگا یہ معاملہ دیکھکر بہت خوش ہوگا پھر کہیگا کہ سب تعریف واسطے اللہ تعالی کے ہی کہ یہان سب طرح کی آسانی کردی اب کچھ تھوڑا حال دیدار پروردگار کا سنا چاہیے کہتے ہین کہ جب بہشتی بہشت مین طرح طرح کی نعمتین پینگے اور انواع انواع عجایب جنت کے دیکھینگے لیکن سب نعمتون سے عمدہ ترین نعمت دیدار خدا کا ہے وہ مومنون کو عنایت ہوگا اور منکر لوگ اوس سے محروم رہینگے اور اس نعمت دیدار کا ملنا دلائل عقلی اور نقلی سے ثابت ہی کہ سوائے کج فہمونکے کوئی انکار نہین کرسکتا سب دلیلون کا لکھنا تو ان اوراق کوتاہ مین کہان ممکن ہے لیکن نمونہ کی دو تین دلیلین دو قسم کی معہ دو شبہون منکرین دیدار خدا کے مذکور ہوتی ہین پہلی دلیل دیدار کی قرآن مجید سے یہہ آیت شریف ہی کہ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ یعنی کتنے منھ اوسدن بشاش اور تازہ اپنے رب کیطرف نظر کرتے ہونگے ظاہر ہی کہ نظر کرنا کسی چیز کیطرف یہی ہے کہ اوس چیز کو دیکھے پس یہان یہی نظر کرنا طرف خدا کے یہی ہے کہ خدا کو دیکھے اب دیدار خدا کا اس آیت موصوفہ سے ثابت ہوچکا اور جو لوگ کہ ناظر کو بمعنی منتظر یا انتظار کہتے ہین وہ لغت کے رو سے یہان پر صحیح نہین کیونکہ محاورہ عرب مین لفظ نظر کا جب بوجہ کے ساتھ آتا ہی تو منتظر یا انتظار کے معنے نہین ہوتے دیدار ہی کے معنے ہوتے ہین اسکی تحقیق بڑی تفسیر دلمین موجود ہے جسکو خواہش ہو دیکھ لے اور عقل سلیم یہی اسی پر حاکم ہے یہان ناظرہ کے معنی دیدار ہی کے ہین نہ منتظر اور انتظار کے

حال کیفیت دیدار پروردگار

کیونکہ یہان پر بیان نعمت اور رفاہت کا ہے پھر جب حصول اسی نعمت اور رفاہت مین انتظار حائل ہوا تو نعمت اور رفاہت کا ہیکو ہوئی بلکہ بحکم الانتظار اشد الموت کی یہہ تو عین عذاب ہوا پس معلوم ہوا کہ یہان نظر کے معنی دیدار ہین و انتظار اور دلیل دوسری دیدار کی یہہ آیت شریف ہے کلا انھم عن ربھم یومئذ لمحجوبون یعنی بیشک منکر لوگ اپنی رب سے اوسدن آڑ مین ہونگے اس آیت سے بھی صاف ظاہر ہے کہ مومنین تو اس نعمت سے یعنی دیدار سے مشرف ہونگے اور منکرین برطرف معلوم ہوا کہ مومنین مخلصین اپنے رب کے سامنے جاوین گے اور منکرین منافقین آگے نہ آنے پاوین گے سچ ہے کہ اگر مومن اور کافر دونو اللہ تعالے سے بے پردہ ملین تو فرق مقبول اور مردود مین کسطرح رہے اسی تفرقے کیواسطے تو لفظ لمحجوبون لام تاکید کے ساتھ حق تعالے نے ارشاد فرمایا تا مومن امیدوار دیدار رہین اور منکر دیدار بارنا امیدی کا سہین اور یہی باعث تھا کہ جب حضرت موسیٰ اپنی قوم کے ساتھ کہ اکثر اونمین منکر دیدار تھے کوہ طور پر گئے اور رب کے لیے دیدار جو ہوئے تو حکم لن ترانی کا ہوا یعنی اے موسے تو جو چاہتا ہے کہ مجھے اس قوم کے ساتھ دیکھے تو ان منکرونکا دیکھنا نھین ممکن ہے دنیا مین نہ عقبی مین رہا تو اور تیرے تابعدار لوگ وہ البتہ عالم جاودانی مین میری عنایت سے دیکھینگے دنیا مین وہ بھی نھین دیکھہ سکتے کہ چشم دنیاوی طاقت میرے دیکھنے کی رکھتی تو ہلاک ہو جاتی پس معنی لن ترانی کے نہ دیکھنا دنیا مین ہے نہ عالم عقبے مین والا لازم آویگا کہ موسے کا مسئلہ الٰہیات کا بھی نجانتے تھے جو ایسا سوال محال بیباک کر بیٹھے حالانکہ انبیاء مرسلین سوال محال سے پاک ہین رہگئی یہہ آیت کہ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار جسکے معنی یہہ ہوے کہ خدا کو آنکھین نھین پاسکتین اور خدا آنکھونکو پاسکتا ہے تو اس سے نفی کرنا دیدار خدا کا بہت بے جوڑ بات ہے کیونکہ ادراک اور رویت مین بڑا فرق ہے ادراک کہتے ہین حقیقت شے کی دریافت کرنیکو اور رویت کہتے ہین صرف دیکھنے کو جیسا کہتے ہین کہ ہمنے ماہتاب کو دیکھا پس دیکھنا تو ثابت ہوا لیکن حقیقت ماہتاب کو نہ پہونچی کہ کیا شے ہے پس اسطرح ہم اللہ کو دیکھینگے مگر اوسکی حقیقت کو نہ دریافت کرسکینگے اسی کا بیان اس آیت لا تدرکہ الابصار مین ہے پس اس آیت مین دیدار خدا کی نفی نھین نکلتی بلکہ نفی دریافت کرنے حقیقت خدا کی ہے کہ خدا کیا چیز ہے اور اسی لیے بزرگون نے بھی فرمایا ہے

شعر آنکہ کنہہ حقیقتش برتر ہ از قیاس و گمان و وہم و خیال ہ یہہ دو دلیلین اثبات رویت کی معہ خدشات منکرین ہوچکین اب دو دلیلین ثبوت دیدار کی حدیث شریف سے بیان ہوتی ہین یہ ہین

دلیل پہلی عن جریر بن عبد اللہ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم

سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ عِیَانًا وفی روایۃ قال کنا جلوسا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنظر
الی القمر لیلۃ البدر فقال انکم سترون ربکم کما ترون ہذا القمر لا تضامون فی رؤیتہ
مشکوۃ شریف مین آیا ہے کہ جریر ابن عبد اللہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی علیہ وآلہ
وسلم نے کہ تحقیق تم دیکھوگے اپنے پروردگار کو آشکارا چشم سر سے اور ایک روایت مین
یون آیا ہے کہ کہا راوی نے راوی نے کہ ہم بیٹھے تھے رسول اللہ کے پاس پس دیکھا آپ نے
چودھوین رات کے چاند کیطرف پھر فرمایا کہ تم دیکھوگے اپنے پروردگار کو جیسا دیکھتے ہو اس چاند کو
کہ نہ رد اور نہ انکار کروگے حق کی رویت مین یہان سے صاف دیدار حق ثابت ہوا کہ کسیکو دم مارنے
کی جگہ نہین بلکہ شرح عقائد نسفی مین لکہا ہے کہ حدیث سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کی بہت مشہور ہے اسکو
اکیس صحابی جلیل القدر نے روایت کی ہے اور اس حدیث سے جو منکر کہ الزام جسمیت کا
دیتے ہین بڑی بے سمجھی بات کہتے ہین کیونکہ یہان تشبیہ مرے کی مرے سے جہت اور
علو مکان مین نہین بلکہ رویت کی رویت سے ہے اور ایسی تشبیہ قرآن اور حدیث مین
بہت جگہہ وارد ہے مثلاً اسی آیت شریف مین کہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ
نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ الخ پس جو کوئی دفع تشبیہ کا یہان جواب دیگا وہ عین ہمارا مدعا ہے اور دلیل
دوسری حدیث سے دیدار کی یہہ ہے کہ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَکُلُّنَا یَرٰی
رَبَّہٗ مُخْلِیًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالُوْا بَلٰی قَالَ وَمَا اٰیَۃُ ذٰلِکَ فِیْ خَلْقِہٖ قَالَ یَا اَبَا رَزِیْنٍ اَلَیْسَ
کُلُّکُمْ تَرَی الْقَمَرَ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ مُخْلِیًا بِہٖ قَالَ بَلٰی قَالَ فَاِنَّمَا ہُوَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ
مشکوۃ مین ابو رزین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہا اونھون نے کہ عرض کیا مینے یا رسول اللہ
کیا ہم اپنے رب کو تنہا دیکھینگے قیامت کے دن آپ نے فرمایا کہ ہان دیکھینگے عرض کیا
کہ کیا نشانی ہے اس دیکھنے کا اوسکی خلقمین فرمایا کہ ای ابو رزین رضی اللہ عنہ کیا نہین دیکھتے تم لوگ چاند کو چودھوین
رات مین تنہا عرض کیا راوی نے کہ ہان دیکھتے ہین پس فرمایا حضرت نے کہ چاند ایک مخلوق
ہے اللہ کے مخلوقات سے اور اللہ تو بزرگ اور بڑا ہے یعنی خدا کا دیکھنا عقبیٰ مین ایسا صاف ہے
جیسا چاند کا دیکھنا دنیا مین لیکن مثال خالق کی مخلوق سے درست خوب نہین آتی کیونکہ اللہ بزرگ اور بڑا
ہے فقط راوی کے سمجھانے کو یہان مثال دی پس اتنا ہی ان سے جسمیت نہین لازم آتی اور دیدار کی بات
ثابت ہوتی ہے اور قطع نظر مذہب اہل سنت وجماعت کے ہر چند ما میہ بہ تبعیت معتزلہ شک لاتے ہین مگر
اونکی کتابون سے بھی دیدار خدا کا ثابت ہوتا ہے ذرا غور کر دیکھین چنانچہ صحیفہ کاملہ مین حضرت

امام سجادؑ یون فرماتے ہین ھذا المقام من استحلی لنفسہ ہتک و سخط علیھا و رضی غنک قتلقاک و بنفس خاشعۃ یعنی ای اللہ یہہ مقام اوس شخص کا کہ شرم کرتا ہے تجہ سے بہ سبب نفس اپنے کے اور غضبناک ہے اوس نفس پر اور راضی ہے تجہ سی پس ملاقات کی تیرے ساتھ نفس گرگڑانیوالے کے اور زاد المعاد مین بہی یہہ دعا لکہی ہے کہ حضرت امام زین العابدین رح نے یون فرمایا فلا و رب لی سواک و اعطنی ما سألتنی و امن خوفی یوم القاک یعنی کہ اے خدا مین تیرے سوا کوئی میرا رب عطا کر جو مینے مانگا اور امن دے خوف سے جسدن مین تیری ملاقات کرون اور من لایحضرہ الفقیہ مین حضرت امام سجاد نے فرمایا ہے کہ حق تعالے یون فرماتا ہے کہ اشکرہ کما شکرنی اقبل الیہ و اریہ وجہی یعنی مین شکر کرتا ہون اوسکا جو شکر کرتا ہے میرا اور روبرو آونگا اوسکے مین اپنے فضل سے اور اوسکو مین اپنا منہہ دکھاؤن گا اب ذرا دعاؤن کے نقطون اور معنون کا خوب غور کیجیے کہ سوائے دیدار کے اور بات نہین نکلتی پس اگر دیدار ممکن نہوتا تو امام علیہ السلام کیون طلب عبث کرتے اور عاشق اور اشتیاق رویت جمال خالق ذوالجلال مین کیون دم بھرتے سنا ہی کہ بعضی دشمنان عقل و دین کے کہتے ہین کہ لقا کا لفظ یہان اور جہان کہین آیا ہی مراد اوس سے جزا ہے سو یہہ تاویل بہت موٹی ہے کیونکہ اگر لقا کے معنی جزا کے آئے ہونگے تو اپنی جا پر ہونگے ہر جگہہ پر نہین ہو سکتے خاصکر ان دعاؤنمین کہ تلقاک اور القاک بصیغہ ماضی اور متکلم واقع ہے کیونکہ اگر لقا کے معنی جزا کے ان دعاؤنمین ہون تو دعاؤن کے یہہ معنی ہونگے کہ بندہ یہہ راضی ہی تجہ سے اور جزا دی اس بندے نے تجکو اور ای اللہ دے مجکو جو مانگا مینے تجہ سے اور امن دے خوف سے جس روز جزا دون مین تجکو پس جزا دینا جو خدا کا کام تہا بندونکو وہ بندون نے جزا دی خدا کو یہہ ہنسی کی بات ہے کوئی باریک بین ماہر قواعدات کا اس بات کو پسند نکریگا خلاصہ کلام یہہ ہے کہ یہ مسئلہ رویت کا کتب امامیہ سے بہی ثابت ہے اور بعضی کند ذہن کہتے ہین کہ خدا جسم سے پاک ہے اور جب دیکہنا تجویز ہوا تو جسمیت لازم آئی سو یہہ بات بی ٹھکانے ہے کیونکہ خدا قادر ہے اس بات پر کہ بی جسم مرئی ہو جیسا قادر ہے اس بات پر کہ بے جسم اور بے چشم رائی ہے یعنی سارے خلق کو دیکہتا ہے پس جو وجہ اس جسمیت کا جواب وہ وہی اوس جسمیت کا ہے اور جسکو زیادہ اس سے دلائل دیکہنے منظور ہون تو شہر لکہنؤ مین میرے ایک دوست دیندار جامع فضیلت و قامع بدعت فاضل کامل عالم بے بدل مقبول بارگاہ آقا مولانا محمد لطف اللہ صاحب نے

شرح چہل حدیث کی جو اردو نظم مین تصنیف کی ہے اوسمین دیکھہ لے خدا چاہے تو بیماری شبہات سے شفا پائیگا یہان بطریق نمونہ کے چند باتین اثبات رویت مین مذکور ہوئین والحمد للہ علی ذالک اب مین اصل مطلب پر آتا ہون کہ جب بہشتی لوگ بہشت مین اسی ہزار برس تک عیش و آرام مین مشغول رہین گے تو اللہ تعالے کا فرمان فرشتون کو ہوگا کہ تم ایک ایک خوان اپنے اپنے سرون پر رکھکر بہشتیون کے مکانمین جاؤ یہہ احکام سنکر چند ملایک نور کے اپنے اپنے سرون پر رکھکر بہشتیون کے مکان پر آئین گے اور غلمان سے فرمائین گے کہ حورون کو بلا کر کہو کہ یہہ خوان مکان کے اندر رکھو پنچاؤ غرضکہ جب وہ خوان حورین مکانون کے اندر صحن مین کہین گے تو اکثر اہل جنت تماشے کو آئین گے کہ ان خوانون مین کیا ہے اوسیوقت ملایک آواز بلند کہین گے کہ ای اہل جنت اللہ تعالے نے تمکو سلام کہا ہے اور ان خوانون مین تحفے بھیجے ہین یہہ بات سنکر بہشتی بہت خوش ہونگے بقول اس مصرعہ کے ع کہان نصیب کہ آوے سلام دلبر ما۔ پھر جب ایک خوان سے سرپوش اوٹھائین گے تو اوسمین سیب پائین گے پھر مارے خوشی کے اوسکو تراشین گے تو ایک حور ایسی خوش لقا نکلی گی کہ سب حورین اپنا اپنا منہہ چھپائین گی اور اوسکی پیشانی مین ایسی چمک ہوگی کہ بہشت کے مکانون پر عکس پڑیگا اور بہشتی لوگ اوسکو دیکھہ کر عاشق زار ہو جائینگے تب وہ حور بولی گی کہ ای بہشتیو تم مجکو دیکھکر کیا مبتلا اور فریفتہ ہوئے ذرا اس رقعہ کو مطالعہ کرو کہ اسمین کیا لکھا ہے پھر اہل جنت اوس رقعہ کو پڑہین گے اوسمین یہہ مضمون لکھا ہوگا کہ اے بندو میرے تم جنت کے ناز و نعمت مین ایسی مشغول ہوئے کہ ہمکو بھول گئے اب آؤ تمکو ایسی چیز دکھاؤن کہ تمنے نہ آنکھون سے دیکھی ہو اور نہ کانون سے سنی ہو کہ وہ میرا دیدار ہے اب تم سب اپنے اپنے براق پر سوار ہوکر جنت الفردوس پر آؤ اور لذت اوٹھاؤ یہہ خوش خبری سنکر سب مومنین براقون پر سوار ہوکر عرش کے نیچے آکھڑے ہونگے وہان ایک میدان ہے وہان حور نہ غلمان ہے اور نہ باغ نہ قصور ہے فقط ایک عالم نور ہے اوسمین کرسیان نور اور زمرد اور یاقوت اور زبرجد کی ہر ایک کے رتبے کے موافق رکہی جائین گی اون پر اہل دیدار براقون سے اوتر کر آبیٹھین گے اور بعضے غریب لوگ مشک و عنبر کے چبوترون پر بیٹھہ جائین گے مگر اوسوقت کسیکے رتبہ کے پستی اور بلندی کا لحاظ نہوگا سب اپنے اپنے مقام پر خوش اور محظوظ بنے پھولے بیٹھے رہینگے اور وہانسے اوٹھنے کو کسیکا جی نچاہے گا اور ترمذی نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اوس میدان مین ایک سو بیس صف تمام مسلمانون کی کھڑی ہونگی اون مین سے جناب

رسالت مآبؐ کی امت مرحومہ کے اسّی صف ہوگی اور چالیس صفین سب پیغمبرونکی امت کے ہونگے
پھر اوسوقت حضرت اسرافیل کو خالق بیچگون کا حکم ہوگا کہ تو خوش الحانی سے میرے حمد وثنا پڑھکر
امت محمدیؐ کو سناؤ اور حضرت داؤد علیہ السلام کو بھی اذن ہوگا کہ تم بھی آواز خوش گلو سے میری
حمد وثنا سب کے آگے گاؤ جسوقت حضرت داؤد اور حضرت اسرافیل علیہما السلام حمد وثنا پڑھنے
لگین گے تو سب مومنین صادقین ذوق شوق مین آکر رونے لگین گے پھر ایک ٹھنڈی ہوا خوشبودار ساق
عرش سے چلی گی پس ایکبار اوس ہوا کے چلتے ہی سب مومنونکے کپڑے اور چہرے مشک افشان
ہوجائین گے اور وہین نور کی تجلی نظر آئی گی اور اپنے پروردگار کا دیدار بیچون وبیچگون دیکھین گے
اوسوقت کوئی کسیکا حائل نہوگا اور ہر ایک شخص اپنے مطالب دلی کو بطور راز نہانی کے عرض
کریگا اور جواب اوسکا جناب باری سے عیان اور آشکارا سنے گا پھر فرشتونکو حکم ہوگا کہ اونکو
شراب طہور پلاؤ پھر اوسکو پیتے ہی دیدار الٰہی کے دیکھنے والے ایسی لذتون اور نعمتون مین
مستغرق ہونگے کہ سب مزے بہشت کے اونکی نظرون مین ہیچ پڑجائینگے نہ حور کا خیال رہیگا
نہ قصور کا پھر وہان سے اہل دیدار جب اپنے اپنے مکانون کی طرف پلٹین گے تو راہ مین
ایک بازار خوشگوار ملیگا اوسمین اچھی اچھی صورتین خوبصورت اور نفیس چیزین پاکیزہ موجود ہین
جس چیز پر دل چلے گا ملائک لاحاضر کرین گے غرض کہ جب لوگ اپنے اپنے مکانون مین داخل
ہونگے حورین اور بیبیان اونکی شکل وشباہت دیکھکر بیخچگہ سے رہ جائین گی اور تعجب کرکے
کہین گی کہ اللہ اکبر اور چشم بد دور آج تو آپ کا جمال بہت باکمال نظر آیا اسکا کیا سبب ہے
ایسی تمہاری شکلین آگے نہ تھین تمکو مبارک ہو جیو اور ہر روز تمہارا حسن وجمال بڑہتا رہے بہشتی
لوگ جواب دین گے کہ دیدار خدا کا باعث ہمارے حسن وجمال کا ہے نہین تو شعر ذرّی کو
کیا ہے تاب کہ ہو مثل آفتاب + خورشید نیز وال سے یہ کچھ ہے آب وتاب + پھر کبھی کبھی
جناب اقدس واعلی بہشتیون کو مکانون کے اندر تجلی سے متجلی اور کلام عنایت انجام سے
اونکو مشرف کیا کریگا روایت ہے کہ کسیکو سال بھر کے بعد اور کسیکو ساتوین روز اور کسیکو ہر رات
ودن مین دو بار دیدار عطا ہوگا حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی فجر اور عصر کی نماز باخشوع و
خضوع پڑہے اوسکو ان دونو وقتونمین دیدار ہوا کرے گا اور حضرت بایزید بسطامی
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اولیاء اللہ جو یہان ہر وقت اور ہر دم حضور اعلی مین لونڈی
اور غلامون کی طرح حاضر رہتے ہین اور متقی ہر لحظہ خدا کے ذکر واذکار مین مشغول رہتے ہین اوسسے

کسی نہج کا پردہ نہوگا اگر اونکو ایک لمحہ دیدار نہوگا تو وہ لوگ ایسا تڑپین گے کہ جیسا دوزخی بہشت کے جانے کیواسطے تڑپین گے اور ملائکو نکو بھی دیدار ہوگا لیکن بعضی کہتے ہین کہ سوا حضرت جبرئیل کے کسی اور فرشتے کو دیدار نہوگا مگر بیہقی نے عمر ابن العاص رضی اللہ عنہما سے **نقل** کی ہے کہ جب امت محمدی دولت دیدار سے مشرف ہوکر اپنے اپنے مکان کی طرف چلین گے تو ملائک صف باندہ کر رکوع و سجود مین مشغول ہونگے اونکو اوسی حالمین تجلی عنایت ہوگی اور عورتونکو دیدار الٰہی دیکھنی مین اختلاف ہے بعضی علما قائل ہین اور بعضی منکر واللہ اعلم **روایت** ہے کہ جب اہل بہشت کو پھر اسی ہزار برس گذر جائین گے ایک روز عین تجلی کے وقت حکم ہوگا کہ ای میرے بندو اب تمکو کسیطرح کی آرزو باقی ہے سب عرض کرین گے کہ خداوندا تیری عنایات بیغایات سے مطلب بر آئے بلکہ ہم اپنے استحقاق سے زیادہ کامیاب ہوے حکم ہوگا کہ ساری نعمتونسے افضل ایک نعمت اپنی خوشنودی تمکو عطا کرتا ہون کہ پھر مین کبھی تمسے ناراض نہونگا یہہ کلام سنتے ہی اہل جنت بہت خوش ہونگے بلکہ اوسوقت بہشت کی نعمتون کو بھی بھول جائین گے بلکہ اس مضمون کا شعر عرض کرین گے **شعر** مطلب بہشت ہے نہ حور و قصور سے + مولا ہے ہمکو کام رضاے حضور سے + اور جنات کا حال یون لکھا ہے کہ کفار جن مثل کفار بشر کے ہین وہ ہمیشہ دوزخمین پڑے رہین گے اور مسلمان صلحا جن بہشت مین تو داخل نہونگے مگر رعایا کیطرح آس پاس بہشت کے خیمونکے اندر رہین گے لیکن بہشت کے اندر سیر کرنیکو آیا جایا کرینگے مگر دیدار نصیب نہوگا اور جو جانور کہ حلال ہین وہ سب بہشت کی خاک ہوجائین گے مگر وہ جانور کہ خدا کیواسطے ذبح ہوتے ہین وہ مقام اعلی کی خاک ہوجائین گے اور وہ جو خدا کے نام سے حاجت انسانی کے لیے ذبح کیے جاتے ہین وہ بہشت مین کمتر مقام کے خاک ہون گے اور حضرت مولانا محمد رفیع الدین دہلوی ادام اللہ برکاتہم نے لکھا ہے کہ یہہ آسمان ٹوٹکر بہشتیون کیواسطے سڑک بنجائیگا اور یہہ زمین دنیا کی شیرینی بن کر اہل جنت کیواسطے غذا مین صرف ہوگی **روایت** ہے کہ اشیاء دنیاوی سے چند چیزین بہشت مین اچھی اچھی صورتین بنکر جائین گی اور ہمیشہ رہین گی ایک تو حضرت اسمعیل کا دنبہ اور ناقہ حضرت صالح کا اور کتا اصحاب کہف کا اور کعبہ شریف اور کوہ طور اور بیت المقدس کا پتھر اور استوانہ حنانہ اور منبر شریف جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان سبکو بہشت مین موقع سے لاکر رکھین گے اللہ تعالے ہمکو اور سب مومنین و مومنات کو بہشت کے مکان اور دیدار پاک دکھاوے اور اس مناجات کو قبول فرماوے آمین یارب العالمین **مناجات** بدرگاہ حق تعالے

الٰہی بحق محمدؐ سنے — مجھے نعمتین دیجو فردوس کی — مجھے اپنا دیدار دکھلائیو — نہ دوزخ کی تو نار دکھلائیو
مجھے ایسی بینائی دے ایخدا — کہ درجات دیکھو نمین مظہر ترا — مرے بخشدیجو خطا و گناہ — بہشتونکی آسان ہو مجھپہ راہ
مرے دلکو صاف کر ایخدا — کبیرہ صغیرہ سے مجکو بچا — مرے کام پر دہان ست کیجیو — کرم سے تو اپنے خبر لیجیو
کہان مانگنے کا ہے مجکو شعور — مجھے فضل سے بخشیو یا غفور — دیئی سونپ سب کام مینے تجھے — جو تیری رضا ہو سو دیجو مجھے
گمان نیک کہتا ہون تجھسے الٰہ — کہ تحقیق بخشیگا میرا گناہ — مگر اس رسالیکو ہندی کیا — کہ پکڑون وسیلہ جسی ایخدا
حضور خدا اور رسول خدا — بھی بس وسیلہ ہے مجکو بڑا — مری ورد ہے آرزوای غفور — رہون فکر دنیا سی مین دور دور
مرے اقربا اور بہائے عزیز — رہین دین و دنیا مین وہ با تمیز — مری التجا ہے یہہ پروردگا — محمدؐ کا مجھکو دکھا دے مزار
نہ مجکو کسی بات کی ہے ہوس — میرا خاتمہ ہووے بالخیر بس — الٰہی پڑہے اس رسالے کو جو — دعا سے کرے یاد فیاض کو

تمام شد

خاتمۃ الطبع

شکر خدا کا جسنی قیامت کو روز فیصلہ کا اعمال بندگان کے لیے مقرر کیا اور ہر ایک کو اس روز اسکے کیے کا نیکی و بدی سے بدلا دیا اور درود نامحدود اوسکے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر کہ جو باذن اللہ تعالے اوس روز شفیع امم ہونگے عاصیون پر انکے لطف و کرم ہونگے دوزخ سے نجات دلائین گے بہشت مین پہونچائین گے بعد حمد و نعت کے پوشیدہ نہ رہے کہ اندنون مجموعہ دو رسالون عمدہ ایک قیامت نامہ اور دوسرے بہشت نامہ اردو کا کہ جسے مولوی فیاض الحق صاحب متخلص بفیاض نے ترجمہ روایات معتبرہ سے ترتیب دیا بمطبع فیض سبع عالی ہم معالی شیم نامی و گرامی جمہور منشی نول کشور صاحب صاعدہ اللہ باعلے المراتب مین بماہ جمادے الاخرے

سنہ ۱۲۸۷ ہجری موافق ستمبر سنہ ۱۸۷۰ عیسوی
چھاپا گیا بمنہ و کمال کرمہ